

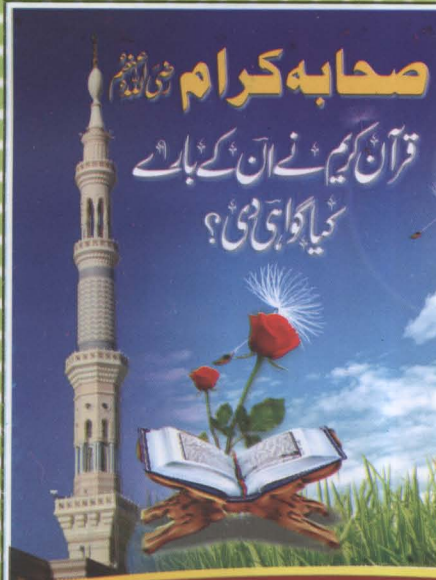


## لقمہ حرام

ایک سنگین جرم!

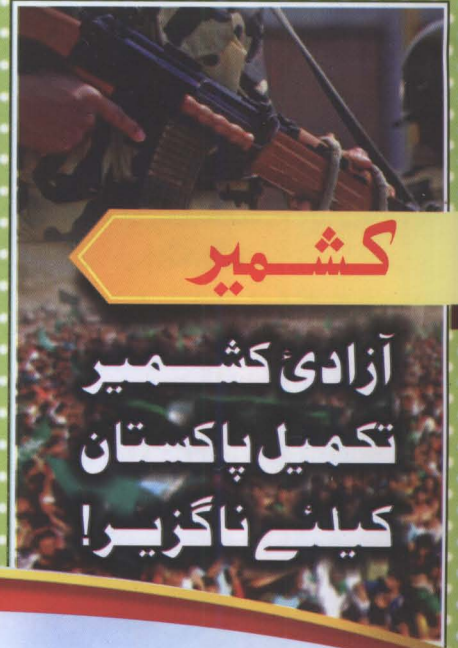


صحابہ کرام رضی اللہ عنہم  
قرآن کریم نے ان کے بارے  
میں کیا گواہی دی؟



## کشمیر

آزادی کشمیر  
تکمیل پاکستان  
کیلئے ناگزیر!



## حکومت، طالبان مذاکرات

وزیراعظم نواز شریف کی طرف مذاکراتی عمل کی کوششیں خوش آئند ہیں



کفریہ کلمات.....؟؟

ایڈوانس بیننس.....؟؟

عورت کا ملازمت کرنا.....؟؟

ایمپورٹ پر فیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ





## درس حدیث

## وضو کے دیگر مسائل

روى مسلم من حديث عمرؓ في حديث طويل قال فيه ((ما منكم من أحد يتوضأ فيبلغ أو فيسبغ الوضوء ثم يقول أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وإن محمداً عبده ورسوله إلا فتحت له أبواب الجنة الثمانية يدخل من أيها شاء)) (مسلم)

”امام مسلم نے حضرت عمرؓ کے حوالے سے ایک طویل حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو تم میں سے وضو کرتا ہے اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر یہ کہتا ہے ”اشہد ان لا الہ الا وحده لا شریک له وان محمداً عبده ورسوله“ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اسی کے بندے اور رسول ہیں“ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس میں سے چاہے وہ (جنت میں) داخل ہو جائے۔“

وضو بدنی عبادت ہے جس کے ذریعے انسان کے صغیرہ گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ یہ عمل بسم اللہ پڑھ کر شروع کیا جائے۔ بسم اللہ سے مراد بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے صرف بسم اللہ نہیں اس لئے کہ اس پورے کلمے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کا نام بسم اللہ ہے۔ جیسے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ((کل امر ذی بال لم یبدأ بسم الله فهو اکثع)) ہر وہ اہم کام جو بسم اللہ سے شروع نہ کیا گیا ہو وہ بے کار ہے۔ اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ ہر کام کو شروع کرتے وقت صرف بسم اللہ ہی پڑھا جائے بلکہ پورا کلمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا حکم ہے۔ وضو بھی بڑا اہم کام ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی لہذا وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا زیادہ بہتر ہے پھر تمام اعضاء وضو کو خوب مل کر دھویا جائے۔ سخت سردی کے موسم میں اچھے طریقے سے وضو کیا جائے پھر شہادتین یعنی ”اشہد ان لا الہ الا الله وحده لا شریک واشہد ان محمداً عبده ورسوله“ پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے۔ ترمذی کی روایت کے مطابق شہادتین کے بعد ”اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطہرین“ بھی پڑھا جائے۔ وضو کے عمل کے دوران بعض لوگ ہر عضو کو دھوتے ہی کوئی نہ کوئی دعا پڑھتے ہیں، یہ عمل رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرامؓ سے ثابت نہیں۔ جو دین اللہ نے رسول اکرم ﷺ کے ذریعے مکمل کر دیا ہے اس میں کسی کو کمی یا زیادتی کرنے کی اجازت نہیں۔ بعض لوگ وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر کوئی دعا پڑھتے ہیں، یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں۔ جو وضو سنت کے مطابق ہوگا وہی گناہوں کا کفارہ بنے گا اور جنت میں داخلے کا سبب ہوگا۔ اگر اپنی مرضی سے وضو کیا اور اعضاء وضو کو اچھے طریقے سے تر نہ کیا یا ترتیب کا خیال نہ رکھایا اپنے اعضاء کو تین مرتبہ سے زیادہ دھویا تو وہ وضو ناقص ہوگا، جس پر مطلوب ثواب حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی جنت کے دروازے کھل سکیں گے۔ (جاری)

## درس قرآن

## ﴿وَأَيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

## ”اور ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔“

ایسے امور میں جو صرف اللہ رب العزۃ والجلال کے اختیار میں ہیں غیر اللہ سے مدد مانگنا صریح شرک ہے۔ اس لئے کہ کسی بھی ”ہستی“ سے ایسے معاملہ میں مدد اور معاونت کا طالب ہونا، مقبولیت نہیں رکھتا اور یہ ایک عبث عمل ہے۔ اگر اللہ رب العزت والجلال نے اپنے سوا کسی کو معبود مقرر کیا ہوتا تو اپنے بندوں کو بتا دیتا اور شک و شبہ سے پاک یقینی ذریعہ سے یعنی اپنے رسولوں کے واسطے سے اپنے بندوں کو اس کی خبر دی ہوتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَسْأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ﴾ (الزخرف: ۲۵)

”جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان سے دریافت کرلو، کیا ہم نے رحمن کے سوا اور معبود مقرر کئے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے۔“

رہے وہ امور جن میں اللہ مالک الملک نے انسانوں کو مالک قرار دیا ہے اس میں سے طلب کرنا تو روا ہے اور اس میں اصحاب خیر کو حکم ہے کہ وہ دست تعاون دراز کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور برائی و گناہ کے کاموں میں معاونت نہ کرو۔“ (المجادلہ) بلکہ یہ مدد و تعاون کرنا بسا اوقات فرض ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنْ اسْتَنْصَرُواكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمْ النَّصْرُ﴾ (الانفال: ۷۲)

”اگر وہ تم سے دین کے معاملہ میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنا لازم ہے۔“

اس صورت میں بھی ”عبد“ کی نگاہ اور دلی توجہ، مدد حاصل ہونے کی صورت میں تشکر و امتنان کے جذبات اللہ کے لئے ہونے چاہئیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ..... وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

(الانفال: ۶۱-۶۲)

”اللہ پر توکل کرو کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ اگر یہ چاہیں کہ تمہیں فریب دیں تو اللہ تمہاری کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی جمعیت سے تقویت بخشی اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں باہم الفت پیدا نہ کر سکتے مگر اللہ نے ان میں الفت ڈال دی، بیشک وہ غالب، حکمت والا ہے۔ اے نبی! اللہ تمہیں اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔“

## کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی!

5 فروری کو کم و بیش ربح صدی سے مظلوم کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہر سال اظہارِ یکجہتی کیا جاتا ہے۔ پاکستان اور آزاد کشمیر کے چھوٹے بڑے شہروں میں ریلیاں منعقد کی جاتی ہیں۔ جلوس نکالے جاتے ہیں۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی میں اقوام متحدہ کے دفاتر میں احتجاجی یادداشتیں جمع کروائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھارتی ہائی کمیشن میں بھی احتجاجی یادداشت پہنچائی جاتی ہے۔ ان پروگراموں میں حکمران جماعتیں اور اپوزیشن پارٹیاں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اس طرح مقبوضہ جموں و کشمیر کے حریت پسندوں کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ جدوجہد آزادی میں وہ اکیلے نہیں بلکہ پاکستان کے عوام ان کے ساتھ ہیں اور وہ کشمیریوں پر بھارتی افواج کے ظلم و ستم کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ⑤ فروری کا دن صرف پاکستان اور آزاد کشمیر تک محدود نہیں بلکہ امریکہ، یورپ، مشرق وسطیٰ، ایشیاء، افریقہ اور دنیا کے ان تمام ممالک میں جہاں جہاں کشمیری بھائی اور پاکستانی آباد ہیں یا سلسلہ روزگار موجود ہیں وہاں ⑤ فروری کو اظہارِ یکجہتی کیا جاتا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ کشمیر کے حریت پسندوں سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں استعصوب رائے کا موقع دیا جائے گا کہ آیا وہ پاکستان یا بھارت کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ۲۱ اپریل ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ نے منظور شدہ قراردادوں پر سیکیورٹی کونسل نے بھی اظہارِ اطمینان اور اتفاق کیا کہ کشمیر میں آزادانہ طریقہ سے استعصوب رائے میں کشمیریوں سے ان کے مستقبل کے بارے میں رائے لی جائے گی۔ اس بات کی توثیق ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء، ۵ جنوری ۱۹۴۹ء اور ۱۳ مارچ ۱۹۵۰ء کی قراردادوں میں کی گئی۔ اس وقت بھارت کے وزیراعظم جواہر لعل نہرو نے اقوام متحدہ کا دروازہ اس لئے کھٹکھٹایا کہ حریت پسند اپنی تحریک آزادی جاری نہ رکھیں ورنہ بھارت کو کشمیر سے بھاگنا پڑے گا۔ استعصوب رائے کی قراردادیں بھارت نے تسلیم کر لیں۔ مگر ستم کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے وعدے سے منحرف ہو کر کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ کی رٹ لگا رہا ہے۔ اس طرح وہ سیکیورٹی کونسل کی قراردادوں کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے بالکل درست کہا تھا کہ ”کشمیر پاکستان کی ہبہ رگ ہے“ یہ اس لئے نہیں کہ ہمارے دریاؤں کے منابع کشمیر میں ہیں بلکہ کشمیر کے ساتھ ہمارا تاریخی، مذہبی، جغرافیائی اور ثقافتی تعلق ہے۔ جس طرح ارضِ فلسطین میں اسرائیل کا وجود نامسعود امریکہ کا پیدا کردہ ہے اسی طرح برصغیر میں مسئلہ کشمیر برطانیہ اور بھارت کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ تقسیم ہند کے فارمولہ کے مطابق جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی وہ پاکستان میں شامل ہونے تھے۔ کشمیر ۹۵ فیصد مسلمانوں کا مسکن ہے۔ مگر بھارت نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ جبکہ کوئی غیر متدخض اپنی ہبہ رگ پر دشمن کا قبضہ برداشت نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیری مسلمان اپنی آزادی اور اسلامی شخص کے لئے ایک لاکھ سے زائد جانیں نچھاور کر چکے ہیں۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مسئلہ کشمیر، تقسیم ہند کے نامکمل ایجنڈے کا حصہ ہے۔ اول روز سے ہی پاکستان کی خارجہ اور داخلہ پالیسی کا اہم ستون رہا ہے۔ مگر آمر مشرف کے دور میں مختلف فارمولوں کے نام پر اسے پس پشت ڈال دیا گیا۔ جبکہ ہماری فوج حب وطن اور جہاد فی سبیل اللہ کے جذبہ سے سرشار ہے اور اہل پاکستان کے دل کشمیریوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ڈاکٹر میاں نواز شریف مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اٹھائیں گے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اس مسئلے کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اہل کشمیر کو استعصوب رائے کا حق دینے میں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے۔ اس کے ساتھ تجارت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بھارت ہمارے دریاؤں پر میسوں ڈیم بنا کر ہمارے ملک کو صحرا بنا دینا چاہتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسئلہ کشمیر کو اولیت دی جائے۔ اسی صورت میں خوشگوار تعلقات اور پائیدار امن کی امید کی جاسکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر پر استعصوب رائے پر پوری قوم متحد اور ایک ہے۔ بدلتی دنیا کے جمہوری تقاضوں کے مطابق کشمیر کی آزادی یقینی ہے۔ اس مقام پر عالمی رائے عامہ کو اپنی بے حسی ترک کرنا ہوگی۔ کتنے ستم کی بات ہے

بہارِ نبویؐ  
ایم اے

مجلس  
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری  
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد  
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 اداریہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 لغت حرام..... ایک عین گناہ (غلبہ حرم)
- 9 صحابہ کرام..... قرآن کریم کے آئینہ میں
- 10 ڈاکٹر بہاء الدین کا ایک عظیم اور مثالی کام
- 13 اللہ کا انصاف
- 16 معجزات نبویؐ
- 18 شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف
- 21 جھوٹے نبی کی چند واضح نشانیاں
- 24 منزل کی تنہا ہے تو کر عہد مسلسل
- 25 اخبار المجاہد

ادارہ سے جملہ خط و کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور تیس دنوں کے اندر کی جائے گی

پتہ: ہفت روزہ ”اتصل حدیث“  
چوک اتصل حدیث (المعرفہ قریب چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257  
email: weeklyahlehadieth@yahoo.com

بل اشترک

سالانہ ..... 500/- روپے  
ششماہی ..... 300/- روپے  
بذریعہ دی پی ..... 535/- روپے  
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے  
نی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”السر پرزت ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدہ روڈ سے چھوٹا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔



کہ عالمی طاقتیں خصوصاً امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو جہاں اپنے مفادات وابستہ ہوں اور مسلم و غیر مسلم کا مسئلہ ہو تو ان کی لونڈی اقوام متحدہ فوراً حرکت میں آجاتی ہے اور استصواب رائے کے ذریعے اسلامی ملکوں کے کٹڑے کر دیئے جاتے ہیں جس کی حالیہ مثال برادر اسلامی ملک سوڈان ہے۔ جہاں ریفرنڈم کے ذریعے جنوبی حصے کو شمالی سوڈان سے الگ کر دیا گیا۔ کیونکہ جنوبی علاقے معدنیات سے مالا مال اور عیسائی اکثریت پر مشتمل ہیں جبکہ مسئلہ کشمیر جس کے لئے اقوام متحدہ اور سکیورٹی کونسل کے کشمیریوں کو استصواب رائے کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کی قراردادیں پاس کر چکی ہے اس پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے سے خود کرنے کا بلا تاخیر موقع فراہم کیا جائے۔ اس کے علاوہ کوئی اور حل ان پر مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ بات کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی اور قربانیوں کی نفی کے مترادف ہوگی اور پاکستان کے غیور عوام اور کشمیری حریت پسند اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ ان حالات میں ہمیں امید ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں کشمیریوں کے ساتھ پورے جوش و جذبہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں گی کیونکہ تحریک آزادی کشمیر دراصل بحیثیت پاکستان کی تحریک ہے۔

### وزیراعظم نواز شریف کی طرف سے طالبان سے مذاکراتی عمل کے آغاز کی کوششیں خوش آئند ہیں

اللہ کرے یہ معاملہ خوش اسلوبی سے حل ہو جائے تاہم امریکی رخنہ اندازی سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ پھر کسی طالبان لیڈر کو ڈرون

کا نشانہ نہ بنا ڈالے اور مذاکراتی عمل سبوتاژ ہو جائے۔ پروفیسر ساجد میر

لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے وزیراعظم نواز شریف کی طرف سے ایک بار پھر طالبان سے مذاکراتی عمل کے آغاز کی کوششوں کو خوش آئند قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ کمیٹی کی تشکیل دانشمندانہ اقدام ہے۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اس دوران شمالی وزیرستان میں بے گناہ افراد کے مارے جانے اور عام شہریوں کی نقل مکانی کا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔ دونوں طرف سے فائر بندی ہونی چاہیے۔ امن کی کوششوں کے اس فراخ دلانہ حکومتی اقدام کا طالبان کو بھی سنجیدہ اور مثبت جواب دینا چاہیے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اللہ کرے یہ معاملہ خوش اسلوبی سے حل ہو جائے اور امن کو ایک موقع ملے تاہم امریکی رخنہ اندازی سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ پھر کسی طالبان لیڈر کو ڈرون کا نشانہ نہ بنا ڈالے اور مذاکراتی عمل سبوتاژ ہو جائے۔

### بقائے وحدتِ اسلام کے وسائل

جو چاہتے ہو کہ روشن بڑوں کا نام کرو  
تو جس نے اُن کو بڑا کر دیا وہ کام کرو  
کرو خدا پہ بھروسہ جو سب سے اچھا ہے  
پھر اپنی قوتِ بازو سے اعتصام کرو  
غلام احمد مختار ہو خدا کے لئے  
نہ اپنے آپ کو اغیار کا غلام کرو  
اس ابتلاء سے خدا کی ہزار بار پناہ  
کہ جھک کے تم کسی نا اہل کو سلام کرو  
کبھی صلیب کی شہ رگ کو جس نے کاٹا تھا  
پھر اُس ہلال کے خنجر کو بے نیام کرو  
نہیں ہے اس میں عرب اور عجم کی کچھ تخصیص  
وہی وطن ہے تمہارا جہاں مقام کرو

بقائے وحدتِ اسلام ہے اگر منظور

تو قادیاں کی نبوت کی روک تھام کرو  
مولانا ظفر علی خاں

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار رحمہ اللہ مدرسہ اسلامیات  
 سلطان کالونی حیات پور خٹک پاکستان  
 فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626  
 hammad3316@yahoo.com

# احکام و مسائل

## پاؤں پڑنے کیلئے جھکنا

### سوال

ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ جب کوئی بڑا ناراض ہوتا ہے تو اس کے پاؤں پڑ کر اسے راضی کیا جاتا ہے اور پاؤں پڑنے کیلئے جھکنا پڑتا ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے، جبکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ صرف اللہ کے آگے جھکنا چاہیے، وضاحت کریں؟

### جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ عبادت کرتے وقت صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنا چاہیے جیسا کہ رکوع کرتے وقت کیا جاتا ہے، لیکن عبادت کی نیت کے بغیر طبعی طور پر یا کسی کام کیلئے جھکنے میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ وضو کر رہے تھے، میں آپ کے موزے اتارنے کیلئے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں چھوڑ دیں، میں نے انہیں وضو کر کے پہنا تھا، پھر آپ نے موزوں پر مسح کر لیا۔“ (بخاری، الوضوء: ۲۰۶)

اس طرح کی دیگر مثالیں بھی موجود ہیں، بطور تعظیم جھکنا ناجائز ہے کیونکہ یہ تعظیم صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ (واللہ اعلم)

## گیس ہیئر کے سامنے نماز پڑھنا

### سوال

نماز پڑھتے وقت بعض اوقات آگے گیس ہیئر جل رہا ہوتا ہے، اکثر مساجد میں ایسا ہوتا ہے، کیا آگ کے سامنے نماز پڑھنا جائز ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں؟

### جواب

نماز پڑھتے وقت اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے، اگر اس نیت سے نماز پڑھی جائے تو آگے اگر گیس ہیئر جل رہا ہو تو اس میں چنداں حرج نہیں۔ کیونکہ نماز کا مقصد آگ کی پوجا کرنا نہیں بلکہ اس کا مقصد صرف اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بحالت نماز دوزخ کا منظر پیش کیا گیا تھا، جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے:

”نماز کی حالت میں مجھ پر آگ پیش کی گئی اور میں نے اسے اس دیوار کے قبلہ کی جانب دیکھا۔“ (بخاری، الاذان: ۷۹)

امام بخاری نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے:

”جو شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے تور ہو یا آگ یا کوئی بھی چیز جس کی عبادت کی جاتی ہے لیکن نماز کی ارادہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے۔“ (بخاری، الصلوٰۃ باب نمبر ۵)

امام بخاری کا موقف یہ ہے کہ ایسی حالت میں نماز درست ہے، اسے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔

صورت مسئلہ میں بھی گیس ہیئر کے سامنے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نماز کا مقصد آگ کی پوجا کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی رضا جوئی ہے۔ (واللہ اعلم)

## عورت کا ملازمت کرنا

### سوال

میری بیٹی پنجاب کالج میں پڑھاتی ہے، بعض اوقات اسے لڑکوں کی کلاس لینا پڑتی ہے لیکن وہ انہیں پردہ کر کے پڑھاتی ہے، ایسے حالات میں اس کا ملازمت کرنا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟

### جواب

اللہ تعالیٰ نے مرد و زن کے دائرہ کاری تقسیم کچھ اس طرح کی ہے کہ عورت کو اندرون خانہ ذمہ داری سونپی ہے تاکہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے شوہر کی خدمت اور بچوں کی تربیت کر سکے اور آدمی کی بیرون خانہ ذمہ داری ہے کہ اخراجات کیلئے بھاگ دوڑ کرے۔ جیسا کہ قرآن مجید ہے: ”مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مرد حضرات اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔“ (النساء: ۳۴)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد کو معاشی ذمہ داری پورا کرنے کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے، لیکن ہمارا معاشرہ الٹی سمت پر چل نکلا ہے۔ عورت کا کالج میں ملازمت کرنا چنداں قباحت نہیں رکھتا لیکن اس کا لڑکوں کو پڑھانا کئی ایک فتنوں کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے، اگرچہ وہ باپردہ ان کو پڑھانے کا التزام کرے۔ ہمیں اس مقام پر رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بہت یاد آتی ہے جو دورِ حاضر کی عکاسی کرتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب سلام، مخصوص لوگوں کو کیا جائے گا، تجارت پھیل جائے گی حتیٰ کہ عورت تجارت میں اپنے خاندان کی مدد کرے گی اور رشتے ٹاٹے توڑے جائیں گے۔ (مسند امام احمد ص ۴۲۰، ج ۱)

اس حدیث کے پیش نظر صورتِ مسئلہ میں سائل کو خود غور کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

### ایڈوانس بیننس

#### سوال

مختلف موبائل کمپنیوں نے صارفین کو ایڈوانس بیننس کی سہولت دے رکھی ہے کہ اگر کبھی بیننس ختم ہو جائے تو مخصوص نمبر ملانے سے بیننس آجاتا ہے لیکن وہ دیئے ہوئے بیننس سے زیادہ وصول کرتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟؟

#### جواب

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے شاید ایسے حالات کے متعلق پیشین گوئی فرمائی تھی۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے: ”لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ انسان اپنی روزی کے متعلق حلال و حرام کی پروا نہیں کرے گا۔“ (بخاری، المبووع: ۲۰۵۹)

حرام کی کمائی میں سودی کاروبار بھی شامل ہے، جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر وہ وقت آنے والا ہے کہ وہ بلا دروغ سود کا استعمال کریں گے، دریافت کیا گیا کہ آیا سب لوگ اس دبا میں مبتلا ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جو سود نہیں کھائے گا اسے سود کا دھواں یا غبار ضرور اپنی پیٹ میں لے لے گا۔ (مسند امام احمد ص ۴۹۴، ج ۲)

صورتِ مسئلہ میں اسی قسم کا کاروبار ہے، مختلف موبائل کمپنیاں اپنا کاروبار چکانے کیلئے اس طرح کی سہولیات صارفین کو دیتی ہیں۔ مثلاً:

☆ جاز کمپنی 10 روپے کا بیننس دے کر 13.20 روپے کا فاتی ہے۔

☆ یوفون کمپنی 30 روپے دے کر 34 روپے واپس لیتی ہے۔

☆ ٹیلی نار والے 40 روپے دے کر 45.12 روپے وصول کرتے ہیں۔ اور اسے سروس چارجز کا نام دیا جاتا ہے۔

ہمارے رجحان کے مطابق یہ سود ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تم اس سود سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔“

(البقرہ: ۲۷۹)

اس بناء پر ہمارا صارفین کو مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ اس طرح کے ایڈوانس بیننس کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ دیں جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے پر آمادہ کرتا ہے۔

### کفریہ کلمات

#### سوال

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم فلاں کام کریں تو کافر ہو جائیں گے پھر وہ کام کبھی لیتے ہیں۔ کیا ایسا کہنے اور پھر اسے عمل میں لانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے، وضاحت کریں؟

#### جواب

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا ایک وصف بایں الفاظ بیان کیا ہے: ”وہ لوگ جب کوئی کھانا گناہ کرتے ہیں یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور وہ جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔ (آل عمران: ۱۳۵)

اس آیت کی روشنی میں ہم صورتِ مسئلہ میں ذکر کردہ لوگوں کے متعلق بطور نصیحت کہتے ہیں کہ انہیں اپنے مذکورہ فعل سے توبہ کرنی چاہیے اور اگر وہ اس پر اڑے ہوئے ہیں اور توبہ کرنے کیلئے تیار نہیں، تو ایسا کرنا کفر کی واپسی ہے اور یہ بہت سنگین جرم ہے۔

بعض دفعہ انسان منہ سے ایسا کلمہ نکالتا ہے جس کی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی لیکن اللہ کے ہاں وہ کلمہ جہنم میں دھکیلنے والا ہوتا ہے، انسان کو چاہیے کہ وہ ایسے کفریہ کلمات کہنے سے خود کو باز رکھے اور اگر کہہ دیتا ہے تو فوراً اللہ کے حضور توبہ کر لینی چاہیے۔ اگر اسی حالت میں موت آگئی تو قیامت کے دن معاملہ بہت سنگین صورتِ حال اختیار کر جائے گا۔ (واللہ اعلم)

فضیلہ ایچ  
ڈاکٹر اسامہ خیاط  
امام مسجد الحرام

# لقمہ حرام۔۔۔ ایک سنگین گناہ

جناب حافظ عبدالمجید ازہر

جناب حافظ محمد سرور

ہوتے ہیں، انہی کی زندگیاں خوشحال ہوتی ہیں، انہی کی عزتیں محفوظ ہوتی ہیں، انہی کے ہاتھ پاک ہوتے ہیں، انہی کا رزق بابرکت ہوتا ہے اور انہی کی لوگوں میں اچھی شہرت ہوتی ہے۔

حلال کا اہتمام کرنا ان عظیم صفات میں سے ایک ہے جس سے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ متصف تھے۔ اہل سنت اور صالحین ایک دوسرے کو کھانے، پینے اور کمائی میں پاکیزگی اختیار کرنے کی نصیحت کرتے تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے پاکیزہ کھانا کھایا، سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہو گئے تو وہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔“ (ترمذی)

امام احمد اور دیگر ائمہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تیرے اندر چار صفات موجود ہوں تو دنیا کی کسی بھی چیز سے محرومی تیرے لئے کوئی نقصان دہ نہیں۔ وہ چار خصلتیں یہ ہیں: امانت کی پاسداری، بات کی سچائی، اخلاق کا حسن اور کھانے کی پاکیزگی۔“

لقمہ حلال کو علماء نے بڑی اہمیت دی ہے اور اسے خوب کھول کر بیان کیا ہے یہاں تک کہ اسے عقائد میں ذکر کیا ہے۔

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے ذریعے اللہ بندوں اور ملکوں کو زندہ رکھتا ہے، یہ اہل سنت لوگ ہیں، اگر کوئی آدمی ان کے پیٹ میں جانے والی حلال خوراک کا صحیح اندازہ کر لے تو وہ اللہ کے کامیاب گروہ میں شامل ہو جائے گا۔“

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی قبول کرتا ہے۔ پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہیں۔

”اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا آج تک کسی نے نہیں کھایا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔“ (بخاری)

اللہ کے بندو! اللہ نے مال کی رغبت کو ابتلاء اور آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو عظیم پالن ہار ہے، جس نے قرآن کریم کی آیات میں اپنی الوہیت اور وحدانیت کو بیان فرمایا اور پھر بتایا کہ حلال و حرام کو مقرر کرنے والا وہی ہے، وہی پیدا کرنے والا اور رزق دینے والا ہے اور وہی مالک اور تدبیر کنندہ ہے اور حلال و حرام کا معاملہ بھی اسی کے اختیار میں ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ (البقرة: ۱۶۸)

”لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:

﴿وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ﴾ (مائدہ: ۸۸)

”جو کچھ حلال اور پاکیزہ رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اُسے کھاؤ پیو اور اُس اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔“

حلال سے مراد یہ ہے کہ کسی حرام ذریعے سے کمایا ہوا نہ ہو مثلاً ڈاکہ زنی، چوری، سود، رشوت، دھوکا بازی اور دیگر حرام معاملات۔ اسی طرح پاکیزہ سے مراد یہ ہے کہ ناپاک نہ ہو مثلاً مردار، خنزیر کا گوشت، شراب اور دیگر ناپاک اشیاء۔

اے اہل اسلام! پاکیزہ کمائیوں اور عمدہ مالوں والے لوگ ہی وہ ہوتے ہیں جن کے دین سب سے زیادہ محفوظ ہوتے ہیں، وہی پاکیزہ نفس ہوتے ہیں اور انہیں کی حالت سب سے پرسکون ہوتی ہے، انہی کے سینے کشادہ

حمد وثناء کے بعد:

مسلمانو! اللہ کا تقویٰ اپناؤ، وہ تمہارے موجودہ اور آئندہ سارے حالات سنوار دے گا۔

لوگو! مال کی محبت یقیناً ایک انسانی فطرت اور بشری تقاضا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ (الفجر: ۲۰)

”اور تم مال سے بے حد محبت کرتے ہو۔“

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿زَيْنٌ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْخَرْبِ ذَلِكَ مَتَاعُ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَتَابِ﴾ (آل عمران: ۱۴)

”لوگوں کے لیے مرغوبات نفس، عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں، مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے، وہ تو اللہ کے پاس ہے۔“

جبکہ پاک کمائی اللہ کی شریعت میں قابلِ تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں محنت کا حکم دیا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾

(الملک: ۱۵)

”وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر رکھا ہے، چلو اس میں مختلف راستوں پر اور کھاؤ اللہ کا رزق، اُسی کے حضور تمہیں دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا:

”اے عمرو! ایک پاکیزہ آدمی کے پاس پاکیزہ مال کا ہونا کیا ہی خوب ہے۔۔۔!“ (امام احمد، امام ابن حبان) اسی طرح نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:





”اللہ تعالیٰ بغیر وضو کے نماز اور خیانت والا صدقہ قبول نہیں کرتا۔“ (مسلم)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو تو نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی، اور جس شخص نے حرام مال جمع کیا، پھر اس کا صدقہ کیا تو اس کیلئے اس میں کوئی اجر نہیں ہوگا بلکہ اس پر اس کا بوجھ ہو گا۔“ (ابن خزیمہ، ابن حبان)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے کعب بن عجرہ! وہ گوشت جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام سے پلا بڑھا ہو۔“ (ابن حبان)

بلکہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں کہ انہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے کعب! حرام سے پرورش پانے والا گوشت بڑھتا پھوٹتا نہیں بلکہ وہ (جہنم کی) آگ کے زیادہ لائق ہے۔“ (ترمذی)

حرام سے مراد حرام کی تمام صورتیں ہیں مثلاً سود کھانا، رشوت لینا، یتیم کا مال کھانا اور خرید و فروخت کی تمام حرام اقسام بھی اسی میں شامل ہیں۔

چنانچہ ہر آدمی کو یاد رکھنا چاہئے کہ قیامت کے دن اللہ اس سے پوچھنے والا ہے کہ اس نے مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ یہ وضاحت طلبی اور محاسبہ کا سوال ہوگا جس کے بعد عدل کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔

﴿وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مَشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالُ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا﴾

(الکہف: ۴۹)

”اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا، اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے ہماری کم بختی، یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہوگئی ہو، جو جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا ظلم نہ کرے گا۔“

جو آدمی اپنے نفس کو احتیاط، محاسبہ، عفت اور قناعت کا عادی بنا لے گا تو یہ صفات اس کی طبیعت اور اخلاق میں رچ بس جائیں گی۔

﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَى وَلَا تَظْلُمُونَ فِتْنًا﴾ (النساء: ۷۷)

”ان سے کہو، دنیا کا سرمایہ زندگی تھوڑا ہے، اور آخرت ایک خدا ترس انسان کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور تم پر ظلم ایک شہ برابر بھی نہ کیا جائے گا۔“

### دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کچھ لوگ اللہ کے مال میں بغیر حق کے دراندازی کرتے ہیں، روز قیامت ان کے حصے میں آگ آئے گی۔“ (بخاری)

اے بندگان الہی! کچھ ایسے کبیرہ گناہ جنہیں لوگ معمولی سمجھنے لگے ہیں، ان میں سے ایک خیانت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اموال عامہ میں ایسا تصرف کرے جو اس کیلئے جائز نہیں۔ اپنا سرکاری سامان یا اثر و سرخ خدمت عوام کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے یا اپنے رشتہ داروں کیلئے استعمال کرنے لگے۔ یہ ظلم عظیم ہے جو معاشرے کو ایک لاثباتی فساد کی جانب دھکیل دیتا ہے۔ اس فعل میں مبتلا شخص کو دنیا اور آخرت میں سخت سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(آل عمران: ۷۵)

”اور جو کوئی خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز حاضر ہو جائے گا۔“

حضرت ابو جہید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے بنو اسد کے ایک آدمی کو، جسے ابن ثبیہ کہا جاتا تھا، صدقے کا عامل بنایا۔ بے وہ واپس آیا تو کہنے لگا: ”یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرا ہے جو مجھے تحفتاً دیا گیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ کی تعریف و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ ”ایسے عامل کا کیا معاملہ ہے جسے میں (صدقے کی وصولی کیلئے) بھیجتا ہوں اور وہ واپس آ کر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرا ہے؟ وہ اپنے والد یا اپنی ماں کے گھر کیوں بیٹھا رہا

تاکہ وہ دیکھ لیتا کہ اس کا تحفہ اسے وہیں پہنچتا ہے یا نہیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے جو کوئی بھی کوئی چیز بغیر حق کے وصول کرے گا، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس شے کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا، اگر اونٹ ہوگا تو وہ بغیر بارہا ہوگا، گائے ہوگی تو رانجہ رہی ہوگی اور بکری ہوگی تو میاں رہی ہوگی۔“

پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند اٹھائے کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں نے بات پہنچا دی ہے۔“ (بخاری، مسلم)

اسی طرح حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جسے ہم کسی کام کی ذمہ داری سونپیں اور اسے اس کا معاوضہ ادا کریں تو جو کچھ وہ اس کے بعد لے گا وہ خیانت ہے۔“ (ابوداؤد)

امام خطابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ عاملین کے تحائف حرام ہیں اور ان کا معاملہ دیگر جائز تحفوں کا سا نہیں بلکہ وہ عامل کو اس لئے دیا جاتا ہے کہ باہمی محبت بڑھے، صدقہ دینے والے سے کچھ تخفیف کر دی جائے اور اس پر جو کچھ واجب ہے، اس سلسلے میں اسے کچھ چھوٹ مل جائے۔ اب ظاہر ہے کہ یہ خیانت ہے اور اس حق میں ڈنڈی مارنے کے مترادف ہے جس کی پوری پوری وصولی اس لئے ضروری ہے کہ وہ اصل حقداروں تک پہنچ سکے۔“

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہر چیز ادا کر دو خواہ سوئی ہو یا دھاگا، یا ان سے کوئی بڑی چیز ہو یا چھوٹی، خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت ان لوگوں کیلئے دنیا اور آخرت میں آگ اور رسوائی کا باعث ہے جو ایسا کرتے ہیں (احمد)

حضرت عدی بن عیمر ربکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”جسے ہم نے کسی کام کی ذمہ داری سونپی اور اس نے ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کم کوئی چیز چھپائی تو وہ خیانت ہوگی جس کیلئے وہ قیامت کے دن جوابدہ ہوگا۔“ (مسلم)

اے بندگان الہی! اس معاملے کا تعلق تھوڑے یا زیادہ سے نہیں بلکہ یہ تو ایک اصول ہے، یہ تو دین ہے جس

## اتحاد

تحریر: جناب عبدالرحمن عظیم مغل، کوجرانوالہ

آج ملت اسلامیہ اپنی تاریخ کے انتہائی نازک دور سے گزر رہی ہے، طاعونی طاقتیں اسے صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح اپنے لالچ و شہوت منادی کے لیے صف آراء ہو رہی ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے تمام تر فروغی اختلافات کو پس پشت ڈال کر آپس میں متحد ہو جائیں اور قرآن کریم کے اس پیغام کو عام کر کے لوگوں کو دعوت اتحاد دیں۔

واعتصموا بحبلہ اللہ جمیعاً ولا تفرقوا قرآن پاک کا یہ پیغام ہمیں محبت اور اخوت کے مضبوط اور لازوال رشتوں میں جکڑنا ہے۔ ہم اس پیغام کو بھلا بیٹھے ہیں۔ آج ہمیں ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم اس پیغام کو اپنی قوم کے ہر بچے، بوڑھے اور جوان کو یاد کرائیں۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ ہم میں احساس زیاں پیدا ہو، ہم اپنی لٹی ہوئی متاع عزیز کو حاصل کرنے کیلئے سعی اور کوشش کریں۔ اپنی عظمت و گم گشتہ کے دھندلے ہوئے گیتوں کو جلا بخشیں مگر یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہوگا جب ہم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔ اپنے اختلافات کی آگ کو محبت و اخوت کے ٹھنڈے چشموں سے بجھا کر ایک ہو جائیں۔ ہمارے جسم اگرچہ جدا جدا ہوں مگر روح ایک ہو۔ ہمارے دل ہم آہنگ ہو کر دھڑکنے لگیں۔ آئیے ہم سب مل کر اتحاد کیلئے کوشش کریں کیونکہ

غنیمت ہے صحت عیال سے پہلے ..... فراغت، مشاغل کی کثرت سے پہلے  
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے ..... اقامت، مسافر کی رحلت سے پہلے  
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت ..... جو کرنا ہے کر لے تھوڑی ہے مہلت

اور عروج کا راستہ اور پستی و جہالت سے نجات کا ذریعہ صرف یہی ہے کہ عدل قائم کیا جائے، ظلم کا خاتمہ ہو، امانت دار کو ذمہ داری سونپی جائے، خائن کو پیچھے رکھا جائے، محسن کو بدلہ عطا کیا جائے، بدکردار کو سزا دی جائے اور ذمہ داری میں کوتاہی کرنے والے کا محاسبہ کیا جائے اور اس سلسلے میں کسی سے روایت نہ رکھی جائے۔

تم سے تمہارے مالوں کے بارے میں سوال کیا جائے والا ہے کہ تم نے انہیں کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟

اس لئے ابھی سے ان سوالوں کا جواب تیار کر لو، ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو حرام مال سے لت پت ہیں کہ وہ کسی قدر عیاشی کر رہے ہیں، جلد ہی ان کی عیاشی ختم ہونے والی ہے، ان کے مال ان کا بوجھ مسلسل بڑھا رہے ہیں۔ جو شخص زمین کی ایک باشت بھی ناجائز چھینتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

اے اللہ! ہمیں حرام سے بچا کر صرف حلال کو ہمارے لئے کافی کر دے۔ اے اللہ! ہمیں حرام سے بچا کر صرف حلال کو ہمارے لئے کافی کر دے اور اپنے فضل سے ہمیں اپنے علاوہ ہر کسی سے بے نیاز کر دے۔

اے ہمارے پروردگار! ہماری دعائیں قبول فرما یقیناً تو سننے اور جاننے والا ہے۔ ہماری توبہ قبول فرما یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔ آمین یا رب العالمین!

وسائل ایسے لوگوں کے قبضے میں چلے جائیں گے جو ان کے مستحق نہیں ہیں اور دیگر لوگوں کی بہبود اور ان کی ضروریات پوری کرنے کیلئے کوئی سر سامان نہ ہوگا۔

بہت سارے لوگ ہیں جو اس خطرناک غلطی کو معمولی سمجھ کر کئے جا رہے ہیں یعنی اپنی ذمہ داریوں سے غفلت، دوسروں کے ضمیر خریدنا، فرض کی ادائیگی میں تاخیر اور کالی اور کسی رشوت یا تحفے کا سہارا لے کر اپنی ذمہ داری میں ڈنڈی مارنا، یہ ایسا جرم ہے جس سے افزائش رک جاتی ہے، مصالغ بگڑ جاتے ہیں اور خطوں میں تباہی پھیل جاتی ہے۔

جب لوگوں میں امانت داری ختم ہو جاتی ہے تو حقوق پامال ہوتے ہیں، عدل کا نظام کمزور پڑ جاتا ہے، ظلم پھیل جاتا ہے، امن اٹھالیا جاتا ہے اور ہر طرف خوف چھا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب امانت ضائع کر دی جائے گی تو ایسے میں قیامت کا انتظار کرنا۔“ (بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”تمہارے دین کی وہ خوبی جس سے تم لوگ سب سے پہلے محروم ہو گے، وہ امانتداری ہے۔“

اس لئے اللہ کے عذاب سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ خلوت اور جلوت میں اسی سے ڈرا جائے اور کسی انسان کی بجائے اسی کا خوف ہو۔ امت کی ترقی

کے ذریعے لوگ اپنے پروردگار کی فرمانبرداری اپناتے ہیں، یہ تو اخلاق ہے جو ان کی ذات کا حصہ بن جاتا چاہئے، یہ تو امانت کا معاملہ ہے جسے وہ ادا کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ جس کا ہاتھ تھوڑے حرام سے آلودہ ہوگا، وہ زیادہ حرام پر بھی دلیر ہو جائے گا۔

اے اہل اسلام! جب لوگوں میں خیانت کا چلن عام ہو جائے اور کسی آدمی کو اس چیز کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ ہو جو اس کی اپنی نہیں تو دراصل اس معاملے کی بنیاد یہ ہے کہ بری عادات لوگوں میں بہت جلد رواج پا جاتی ہیں۔ ہر بری عادت ایک ایسی عادت کا پیش خیمہ بنتی ہے جو اس سے بھی بری ہو اور یوں دلوں اور اخلاق کے بگاڑ کا ایک لانتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو ظلم و زیادتی کو جنم دیتا ہے، جس سے کہنے اور حسد پر دان چڑھتے ہیں اور دشمنی اور اختلاف پھیلتا ہے بالخصوص جب کہ دنیا کی رنگینی عروج پر ہو۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیانت سے پاک رہنے کا حکم دیا۔ جنگ حنین میں حاصل ہونے والے مالی غنیمت کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو اس بات سے خبردار کیا کہ کہیں وہ اس مال کی وجہ سے فتنے میں نہ پڑ جائیں جو بعض اوقات خیانت کی بنیاد بنتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا:

”جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی جانور پر سواری نہ کرے کہ جب اسے دہلا کر دے تو واپس لوٹا دے اور جو کوئی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مسلمانوں کے مال غنیمت کا کوئی کپڑا نہ پہنے کہ جب اسے بوسیدہ کر ڈالے تو واپس لوٹا دے۔“ (ابوداؤد)

اے بندگان الہی! اداروں اور اثاثوں میں خورد برد کے در آنے سے سارا معاشرہ بگڑ جاتا ہے، بری عادات جنم لیتی ہیں اور معاملہ یہاں تک آپہنچتا ہے کہ زوال، انحطاط، غربت اور افلاس جیسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، دین کمزور ہو جاتا ہے اور اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔

اسی طرح اس بڑی تباہی سے لوگوں کی بہبود کے کام بگڑ جاتے ہیں اور ان پر ظلم ہوتا ہے کیونکہ جس شخص کے ہاتھ میں وسائل ہوں گے، وہ انہیں ذخیرہ کرے گا اور اپنے جیسے دیگر مسلمانوں کو ان سے محروم کر دے گا، یوں یہ



عظیم انسانوں کی جماعت کے مختصر تعارف کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

اس لئے اسلاف کرام (رحمہم اللہ اجمعین) مہاجرین کو انصار پر فوقیت دیتے ہیں اور ان کے نزدیک ان انصاروں کا ایک خاص مقام ہے جنہوں نے عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ میں شرکت کی تھی۔ اسلاف کرام ان صحابیوں کو جنہوں نے صلح حدیبیہ سے پہلے راہ اسلام میں خرچ کیا اور جہاد میں شرکت کی، ان صحابیوں پر فوقیت دیتے ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد راہ اسلام میں خرچ کیا اور اسلامی جہادوں میں شرکت کی۔ ان کے نزدیک چاروں خلفاء راشدین کو دیگر تمام صحابیوں پر فضیلت و فوقیت حاصل ہے اور وہ چاروں افراد خلافت کی ترتیب کے حساب سے فضل و کمال کے مرتبے پر فائز ہیں۔ اس کے بعد ان دس صحابہ کرام کا نمبر آتا ہے جن کو خود زبان رسالت مآب ﷺ نے حصول جنت کی خوشخبری سنائی۔ ان کے بعد بدری صحابہ، ان کے بعد احد کی جنگ میں شریک ہونے والے صحابہ اور پھر بیعت رضوان میں شمولیت کا شرف حاصل کرنے والے صحابہ کرام آتے ہیں۔ اسلاف کرام کے نزدیک تقاضل کا یہی پیمانہ مشہور و معروف اور صحیح ہے۔ (اختصار علوم الحدیث ۵۰۲/۲-۵۰۱)

اب رہی بات صحابیات رضی اللہ عنہن میں افضل ترین صحابیہ کون ہے؟ کے سوال کی تو اس باب میں توقف کرنا ہی زیادہ بہتر ہے اور یہی اس سلسلے کی سب سے اچھی فکر اور زاویہ نگاہ ہے۔ کیونکہ مطلقاً فضیلت کا علم اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی نص قاطع موجود ہے۔ جس صحابیہ کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ وہ افضل ترین صحابیہ ہیں، وہ بعض ایسی دلیلوں کے پیش نظر کہا جاتا ہے جن سے کسی صحابیہ کا تمام عورتوں سے افضل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (بدائع الفوائد: ۱۶۳/۳-۱۶۱)

اس سلسلے میں یہ بات ذہن میں ضرور رہنی چاہیے کہ صحابہ کرام کے درمیان تقاضل کے معاملے میں غلو کرنا یا افراط و تفریط میں پڑنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ اس معاملے میں اعتدال و توسط کو ہر حال میں برقرار رکھنا ضروری ہے، کیونکہ کسی بھی صحابی کی شان میں غلو آمیزی شرک کی دلدل تک لے جاسکتی ہے جبکہ تفریط و تنقیص دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے تک کا سفر طے کرا سکتی

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم..... قرآن کریم کے آئینہ میں

تحریر: جناب شیخ اصغر علی امام مہدی سلمیٰ

### صحابہ کرام رضی اللہ عنہم..... ایک تعارف

کا قافلہ حق تھا۔ وہ گروہ انسانی جو فرعونیت کیلئے عصائے موسیٰ بنا، اہواء پرستی کیلئے دم عیسیٰ بنا، وقت کی گھٹا ٹوپ تاریکی کیلئے ید بیضاء بنا، اوہام و خرافات کی آندھی کا رخ توحید کے چراغوں سے موڑ دینے والا بنا، وہ انسانی گروہ صرف صحابہ کرام ہی کا گروہ تھا۔ دین حق اور آپ ﷺ کی رسالت کو کائنات کے گوشہ گوشہ تک پہنچانے والے، اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے والے، اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر اپنی ہر متاع گرامیہ کو نچھاور کر دینے والے، اللہ کی رحمت کے ہر دم جویاں اور اس کی قہر و عذاب کے ڈر سے ہر گھڑی لرزاں و ترساں رہنے والے اور راتوں میں شب زندہ دار اور دن میں روزہ رکھنے والے وہ کون تھے؟ ان تمام سوالات کا جواب بھی صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ وہ ستودہ صفات حضرات بس وہی صحابہ تھے۔ مذکورہ بالا صفات حمیدہ اور اوصاف کریمانہ سے متصف صحابہ کرام کے بارے میں حجۃ الاسلام علامہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ:

”اس امت کے بہترین افراد صحابہ کرام ہیں، جو شخص دنیا کے تمام فرقوں، گروہوں اور امتوں کے حالات کا مطالعہ کرے گا، اسے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ مجموعی طور پر انسان تاریخ میں کوئی بھی امت یا نسل، صحابہ کرام سے زیادہ ہدایت یافتہ، نیک، اخلاق مند اور فتنہ و فساد اور اختلاف سے دور رہنے والی نظر نہیں آتی۔ (منہاج السنہ: ۳۶۳-۳۶۶)

تو انہوں نے بالکل ہی سچ کہا ہے۔ ان کے اس قول و خیال میں ذرا بھی مبالغہ آرائی نہیں۔ ظاہر ہے جس انسانی جماعت کی تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تاریخ انسانی کے عظیم انسان اور سب سے فائق و بزرگ و برتر معلم انسانیت سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں انجام پائی ہو، اس سے بہتر و برتر کسی اور انسانی جماعت کا تصور بھی کیسے کیا جاسکتا ہے؟ زیر نظر باب انہی

زباں پر ”صحابہ“ کا لفظ آتے ہی ایک ایسی انسانی کہکشاں کا تصور ذہن و دماغ کی سکرین پر مجسم شکل اختیار کر لیتا ہے جس کا ہر ستارہ ماہ کامل کی حیثیت رکھتا تھا۔ تاریخ انسانی کے اس عظیم ترین کاروان حق میں شامل ہر فرد منارۃ نور اور شاہراہ ہدایت تھا۔ آسمان و زمین کی آنکھوں نے انفرادی حیثیت سے بے شمار ممتاز انسان، انسانی تسلیں اور انسانی جماعتیں دیکھی ہوں گی لیکن انبیاء کرام و رسولان عظام کے بعد خلوص و للہیت، حق گوئی و حق پرستی، علمی و فکری گہرائی، تکلف و تصنع سے بیزاری، صدق و امانت داری، صبر و حکیمانی، تواضع و خاکساری، شجاعت و بہادری، زہد و تقویٰ، محبت الہی و محبت رسول میں فدایت، اخلاق فاضلانہ اور کردار کریمانہ میں یکتائی، دین حق کی راہ میں فتانیت اور رب سے وفاداری کے ان خوشناما و گرامیہ موتیوں سے سچی تمام انسانی تسلیوں اور جماعتوں سے زیادہ فاضل و برگزیدہ کوئی انسانی جماعت اگر تاریخ کی آنکھوں نے دیکھی ہے تو وہ جماعت یقیناً صحابہ کرام کی جماعت تھی۔ عدل و انصاف کا پرچم بلند کرنے والا، ظلم و نا انصافی کے پرچے اڑانے والا، امن و شہادت کی فضا قائم کرنے والا، فساد و تخریب کاری کو زیر زمین دفن کر دینے والا، اخوت و بھائی چارہ اور رواداری کا سبق پوری دنیا کو پڑھانے والا، دین برحق کی راہ میں در در کی ٹھوکریں کھانے والا، انسانی فلاح و بہبود کیلئے اپنے دین کا چین اور راتوں کی نیند حرام کر لینے والا، حق داروں کو ان کے حقوق عطا کرنے والا، حق مارنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچانے والا، ظالموں کو تانکوں چنے چبوانے والا، مظلوموں کی داد دے کرنے والا، دنیا کو باطل کی تنکائے سے حق کی وسیع و عریض وادی میں لانے والا اور انسان کو معبودان باطلہ کی عبادت سے نکال کر صرف اللہ کے دربار میں سرگن کرانے والا، وہ انسانی قافلہ بے شک صحابہ کرام ہی

ہے۔ تاریخ کے سینے میں اس طرح کے دووں گروہوں کا حشر اب تک محفوظ ہے اور اس سے سبق لیتے ہوئے اعتدال و توسط کی راہ اختیار کرتا ہی دین و ایمان کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس صحابی کو جس مقام و مرتبے سے نوازا ہے، اس کا خیال رکھتے ہوئے من حیث المجموع تمام صحابیوں سے محبت کرنا، ان کا احترام کرنا، انہیں عدول ماننا اور ان کا ذکر خیر کرنا ہمارا فریضہ ہے اور ہمیں اس فریضے کو ادا کرنا چاہیے۔

صحابہ کرام: قرآن کریم کے آئینے میں

رسول اکرم ﷺ نے جس بے مثال اور برتر معاشرے کی تشکیل فرمائی تھی، اس کا اولین نمونہ اور ماڈل صحابہ کرامؓ ہی تھے۔ یہ ایسے افراد تھے جو آپ ﷺ کے فیضِ صحبت سے شرفِ انسانی کی جیتی جاگتی تصویر بن گئے تھے۔ جن کا ہر فرد تقویٰ و طہارتِ قلبی، عدل و دیانت اور احسان و خوفِ الہی کا پیکر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خود رب کائنات نے قرآن کریم کی بے شمار آیتوں میں متعدد پیرائے اور مختلف انداز سے ان کے اوصاف و کمالات بیان فرمائے ہیں اور ان کے امتیازات اور خصوصیات کی مدح سرائی فرمائی ہے۔ چنانچہ راہِ الہی میں ان کی جانی و مالی قربانیوں پر اظہارِ مسرت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَكِنَّ الرُّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا  
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأَوْلِيكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ  
وَأَوْلِيكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ  
جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا  
ذَلِكَ الْقَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿(سورة التوبة: ٨٩-٨٨)

”لیکن رسول اور اس کے ایمان والے ساتھیوں نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا اور وہی لوگ ہیں جن کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔ اللہ نے ان کیلئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم کامیابی ہے۔“

ان دو آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی تعریف و توصیف فرمائی ہے اور راہ الہی میں ان کی جانی و مالی قربانیوں اور فداکاریوں کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہوئے، ان کو دنیا و آخرت میں عطا کیے جانے والے انعامات کا بڑے ہی دل نشیں و دلکش انداز میں تذکرہ فرمایا

ہے۔ ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام دنیا میں بھی اپنی پیش کردہ جانی و مالی قربانیوں کے عوض سرخرو، سرفراز اور سربلند ہوں گے اور آخرت میں جنت اور اس کی بے نظیر و لافانی نعمتوں کی صورت میں ان کیلئے جو کچھ رکھا گیا ہے، وہ تو ہے ہی۔ (الکشاف: ۲/۲۰۷)

دوسری جگہ، ان کی عظمت شان کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الانفال: ٦٣)

”اے نبی! تمہارے لئے اللہ اور تمہارے ایمان  
والے متبعین ہی کافی ہیں۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ مصائب و آلام کا جو طوفان بدتمیزی آپ کے خلاف اٹھا ہوا ہے، اس سے گھبرانے اور خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ آپ کے ساتھ اللہ اور آپ کے اصحاب باصفا ہیں جو آپ کی تمام مشکلات اور تمام امور کا حل ڈھونڈ نکالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یا یہ کہ بروقت آپ کے اور کفار و مشرکین کے مابین حق و باطل کی جو زور آزمائی اور معرکہ آرائی ہو رہی ہے، اس کیلئے اللہ اور آپ کے جانثار و وفادار صحابہ کافی ہیں۔ گویا اس آیت کریمہ میں آپ ﷺ کے اصحاب باصفا کی عظمت شان کو یہ کہہ کر اُجاگر کیا گیا ہے کہ یہ لوگ ایسے نہیں کہ مصیبتوں کے گرداب میں آپ کو اکیلے چھوڑ جائیں بلکہ یہ تو اللہ اور اس کے رسول کے نہایت ہی وفادار لوگ ہیں، اس لئے آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (روح المعانی: ۳۰/۱۰)

یہاں پر یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ آیت کریمہ کے مذکورہ معنی اسی وقت مراد لئے جاسکتے ہیں جب من اتبعك كلفظ ”اللہ“ پر عطف مانا جائے۔ اگر ہم اسے مفعول بہ مانیں یا کوئیوں کی رائے کو تسلیم کرتے ہوئے مجرور مانیں تو بہر دو صورت اس آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ”آپ اور آپ کے پیروکاروں کیلئے اللہ اکیلے ہی کافی ہے۔“

تاہم یہ واضح ہے کہ اس صورت میں بھی صحابہ کرام کی عظمت شان پر کوئی حرف نہیں آتا کیوں کہ اس صورت میں بھی وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ، نصرت الہیہ کا

مصدق و قہدار ٹھہرتے ہیں اور یہ کیا کم بڑی فضیلت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی نصرت و امداد اور معاونت و کفایت کا حقدار گردانے!

ایک اور مقام پر مہاجرین و انصار کی عظمت و فضیلت کو یوں بیان فرمایا:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي  
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ  
الْعَظِيمُ ﴿التوبة: ١٠٠﴾

”سب سے پہلے آگے بڑھنے والے مہاجرین اور انصار اور جنہوں نے ان کی اچھی طرح پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے خوش ہو گئے اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔“

اس آیت کریمہ میں مہاجرین و انصار کی تعین کے ساتھ تعریف و توصیف کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ اور جو ان کی خلوص دل سے پیروی کریں گے، ایسے باغات میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رکھے جائیں گے جن کے نیچے مختلف قسم کی نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ مفسرین کرام کے اس اختلاف رائے سے قطع نظر کہ مہاجرین و انصار میں کون لوگ اس آیت کے مصداق ہیں؟ آیا سارے مہاجرین و انصار مراد ہیں یا صرف وہ جنہوں نے ہجرت و نصرت دین میں سبقت اور بازی لی ہے۔ یہ بات ناقابل انکار ہے کہ آیت کریمہ صحابہ کرام ہی کی عظمت شان کو واضح انداز میں بیان کر رہی ہے۔ (تفسیر رازی: ۱۶/۱۷۲-۱۸۶)

ایک اور جگہ، صحابہ کرام کی عظمت و فضیلت کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى  
الْكُفَّارِ رَحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا  
يَتَعَوَّنُ فَضُلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي  
وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي  
التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ  
شَطَاةً فَآزَرَهُ فَاسْتَظْلَمَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سَوِيهِ  
يَعِجِبُ الزَّرَّاعُ لِيْفِظُ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ



الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً  
وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ (سورة الفتح: ۲۹)

”اللہ کے رسول محمد اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ انکار کرنے والوں پر بھاری ہیں لیکن آپس میں بڑے رحم دل ہیں۔ تم انہیں رکوع میں، سجدے میں، اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی رضا و خوشنودی طلب کرتے دیکھو گے۔ وہ اپنے چہروں سے پہچانے جاتے ہیں جن پر سجدوں کا اثر ہے۔ ان کی یہی خوبی تورات میں اور ان کی خوبی انجیل میں اس کھیتی کی طرح مذکور ہے جس نے اپنا اکھوا نکالا، پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا، پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔“

اس آیت کریمہ میں ان تمام مومنوں اور مسلمانوں کی بلا استثناء تعریف و توصیف کی گئی ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ایمان لے آئے تھے۔ اس میں ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ کافروں اور منکرین خدا کے حق میں فلولاد سے زیادہ سخت لیکن آپس میں موم سے بھی زیادہ نرم دل ہیں۔ وہ اپنے رکوعات اور سجدوں میں اپنے رب کا فضل و کرم اور اس کی رضا و خوشنودی طلب کرتے ہیں۔ انہیں ان کے چہروں سے دور ہی سے پہچان لیا جاتا ہے کہ یہ اللہ کے خاص بندے ہیں جن کا تذکرہ تورات اور انجیل میں بھی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے مغفرت اور اجر جزیل کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ (تفسیر خازن: ۱۵/۶-۲۱۴)

صحابہ کرام کی راہ اسلام میں فداکاری کے بے پناہ جذبات کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا  
أُصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا  
أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ  
قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا  
وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا

بِنِعْمَةِ مِّنَ اللَّهِ وَفَضَّلِ لَمْ يَمَسْسَهُمْ سُوءٌ  
وَاتَّبَعُوا رِضْوَانِ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ﴾

(آل عمران: ۱۶۲-۱۶۴)

”جن لوگوں نے اللہ اور رسول کے حکم کو قبول کیا اس کے بعد کہ انہیں پورے زخم لگ چکے تھے، ان میں سے جنہوں نے نیکی اور پرہیز گاری برتی، ان کیلئے بہت زیادہ اجر ہے۔ وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تم سے مقابلے کیلئے لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے کہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوگ، انہیں کوئی برائی نہ پہنچی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی پیروی کی، اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔“

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی بے پناہ ہمت و حوصلہ اور جرأت و شجاعت کو بیان فرمایا ہے۔ دراصل یہ آیتیں جنگ احد کے بیان پر مشتمل ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ جنگ احد کا آخری راؤنڈ مسلمانوں پر بہت بھاری پڑا تھا۔ ستر صحابہ کرام شہید ہو گئے تھے اور باقی صحابہ کرام میں سے اکثر زخموں سے نڈھال ہو چکے تھے۔ خود رسول کریم ﷺ کو خطرناک چوٹیں آئی تھیں، پھر بھی صحابہ کرام اہل پہاڑوں کی مانند کفار و مشرکین کے سامنے سینہ سپر رہے تھے۔ ان کا حوصلہ تو دیکھئے کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کفار و مشرکین نے تم سے دوبارہ پنجہ آزمائی کیلئے لشکر جمع کر لئے ہیں اور تمہاری تو اب خیر نہیں تو صحابہ کرام اس پر بھی پست ہمت نہیں ہوئے بلکہ ان کا اللہ پر ایمان و یقین اور جم گیا اور انہوں نے اللہ کی ذات پر مکمل اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ پر کہہ دیا کہ ہمارے لئے تو بس اللہ ہی کافی ہے، وہی ہماری پناہ گاہ ہے۔ اس یقین کامل اور پختہ ایمان کا بدلہ انہیں یہ ملا کہ وہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی رضا مندی و خوشنودی سے اپنا دامن مراد بھر کر واپس ہوئے۔ برائیاں ان کو چھو بھی نہ سکیں اور وہ خوش و خرم مدینہ کو لوٹ گئے۔ (ابن کثیر: ۱/۳۳۱-۳۳۸)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو پکا اور سچا مومن ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ  
الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾  
(الأنفال: ۷۴)

”جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی، وہی لوگ سچے اور پکے مومن ہیں، ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔“

رب کائنات کی، صحابہ کرام کے ایمان کامل اور یقین محکم پر مشتمل اس گواہی سے بڑھ کر اور کون سی گواہی ہو سکتی ہے بھلا؟ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح انداز میں مہاجرین و انصار دونوں گروہوں کے مکمل مومن اور پکے سچے مسلمان ہونے کی گواہی دی ہے اور بتلا دیا ہے کہ ان کے ایمان میں کوئی کھوٹ نہیں۔ انہوں نے صدق دل سے جام توحید و رسالت نوش کیا جس کی وجہ سے ان کو ایمان کے مقتضیات کو پورا کرنے میں کوئی مشکل اور پریشانی نہ ہوئی۔ انہوں نے دین اسلام ہی کی خاطر اپنے دیار، گھربار، خویش و اقارب کو چھوڑا اور انصار نے ان کی داسے درے قدے خنہ ہر طرح کی مدد بہم پہنچائی اور اپنا مال مہاجرین پر لٹایا، بالآخر اپنے ان کارہائے نمایاں کی وجہ سے ان دونوں ہی گروہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی رحمت اور اس کی رضا و خوشنودی کا حق دار بنا لیا اور جس کو اللہ کی رضا حاصل ہو جائے، اس سے زیادہ خوش نصیب اور کون ہو سکتا ہے؟ (تفسیر خازن: ۵۵/۳-۵۴)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک خصوصی امتیاز و وصف یہ بھی تھا کہ وہ اپنی کوتاہیوں پر فوراً تادم ہونے والے افراد تھے۔ وہ اپنی کوتاہی پر ذرا بھی اصرار کئے بغیر فوراً تادم و شرمندہ ہو جایا کرتے اور توبہ و استغفار کرنے لگ جاتے تھے۔ ان کی خصوصیت و امتیاز کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ  
وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ  
بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ  
عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رُؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (التوبة: ۱۱۷)

”اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور

” (نفی کا مال) ان مہاجر مسکینوں کیلئے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں، وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی راست باز لوگ ہیں۔ (ان کیلئے) جنہوں نے اس گھر میں (مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے ان کا دل تنگ نہیں ہوتا بلکہ خود اپنے آپ پر ان کو ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو، دراصل جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا، وہی کامیاب اور بامراد ہے۔“

کیا یہ دو آیات کریمہ مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت و عظمت کی منہ بولتی تصویر نہیں ہیں؟ یقیناً یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کے، صحابہ کرام کے بارے میں تعریفی و توصیفی کلمات پر مشتمل ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ایمان کامل کی تعریف فرمائی ہے جن کو ایمان و اسلام کی خاطر اپنی ہر متاع گراں مایہ سے ہاتھ دھوٹا پڑا اور ان لوگوں کی توصیف فرمائی جنہوں نے ان خانماں برباد، جلاوطن کر دیئے گئے لوگوں کو اپنا بھائی سمجھ کر اپنے گلے سے لگا لیا، انہیں ہر طرح کی مصیبتوں اور خطرات سے بچانے کیلئے اپنے سینے تان دیئے، اپنے مال کا حصہ دار بنادیا اور اپنے مہاجرین بھائیوں کو اپنے ہی گھر کا فرد مان لیا۔ ان دونوں ہی گروہوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا کہ یہی لوگ کامیاب اور بامراد ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنے نفس کے بخل سے خود کو بچا لے گئے ہیں اور جو لوگ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے، ان کے ناکام ہونے کے امکانات ہی ختم ہو گئے۔ (روح المعانی: ۵۴/۲۸)۔ (جاری)



### نامزدگی

محترم جناب عدنان سعید مغل کو مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کا نائب ناظم نامزد کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ وہ جماعت کی تعمیر و ترقی میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔  
ملک محمد منیر اعوان، امیر ضلع سیالکوٹ

فدایت اور حوصلہ دارگی سے باخبر ہوتی رہیں اور ان اصحاب کینہ کے رخساروں پر زمانے دار طمانچے رسید ہوتے رہیں جو یہ سوچتے تھے اور سوچتے ہیں کہ صحابہ کرام کا ایمان ظاہری تھا، اندر سے وہ منافق تھے، بد باطن تھے۔ اللہ تعالیٰ ان آیات کریمہ کے ذریعہ اطلاع دے رہا ہے کہ جن اصحاب رسول ﷺ نے درخت کے نیچے آپ ﷺ سے نہتے ہونے کے باوجود بیعت کی تھی، ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا، ان پر سکینت نازل فرمائی، قریبی فتح یعنی فتح خیبر اور اس سے حاصل ہونے والے اموال غنیمت عطاء فرمائے اور بعد میں تو انہیں اور ان کی اولادوں کو مسلسل فتوحات سے نوازا جن سے مسلمانوں میں مال و دولت کی فراوانی ہو گئی، پورے جزیرۃ العرب میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں بچا جو صدقہ و خیرات کا مال لینا چاہتا ہو۔ (تفسیر رازی: ۲۸/۹۵-۹۶)

ہم یہ بات سابقہ سطور میں کہہ آئے ہیں کہ راہ اسلام میں صحابہ کرام کی قربانیاں اور جانثاریاں عدیم الظہیر ہیں۔ مکہ کے وہ افراد جنہوں نے دین اسلام کو اللہ کا سچا دین اور ذریعہ نجات مانتے ہوئے، اسے دل کی گہرائیوں سے قبول کیا تھا، ان کو صرف اسلام کی پاداش میں مشرکین و کفار نے ایسی ایذائیں دیں کہ فلک تھرا اٹھا اور زمین کانپ اٹھی۔ مشرکین مکہ کا بے گناہ مسلمانوں پر ظلم و ستم جب تمام حدود کو پار کر گیا تو ان بے چارے مسلمانوں کو اپنا مال و دولت، گھریلو، خویش و اقارب اور وطن کو خیر باد کہہ کر انجمنی دیاروں میں پناہ گزین ہونا پڑا اور طرح طرح کی ایذائیں سہتا پڑیں، لیکن انہوں نے ایک جنبش ابرو کے برابر وقت تک کیلئے بھی اپنا دین و ایمان نہیں چھوڑا۔ انہی مسلمانوں کی اس ادائے دلبری پر خوش ہو کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصَرُّونَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِثُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر: ۸-۹)

مہاجرین و انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔“  
بھلاص (علیہ الرحمہ) اپنی تفسیر ”احکام القرآن“ میں اس آیت کی تفسیر و توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ اصحاب نبی ﷺ کی مدح سرائی پر مشتمل ہے جنہوں نے مہاجرین و انصار میں سے اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ ہو کر کفار و مشرکین سے اسلام کے دفاع میں جہاد کیا۔ یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ ان کا ضمیر صاف شفاف تھا اور ان کے دل ہر طرح کی آلائشوں سے پاک تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کی توبہ قبول کرنے کا اعلان اس وقت تک ہرگز نہیں کرتا جب تک کہ اس سے اور اس کے اعمال سے خوش نہ ہو جائے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے بذات خود ان کی پاک نیتی اور صاف دلی کی شہادت دی ہے۔ ومن اصدق من الله قیلاً؟

قرآن کریم کے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی فضیلت و عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:  
﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ وَمَعَازٍ كَثِيرَةً يَأْخُذُونََهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ (فتح: ۱۸-۱۹)

”یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جب کہ وہ درخت تلے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو کچھ تھا، اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر قلبی اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عطا فرمائی اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔“

یہ ہے ان اصحاب بیعت رضوان کیلئے رضائے الہی اور ان کے کچے سچے مومن ہونے کا شریکیت جو اللہ تعالیٰ نے ان کے خلوص نیت اور صفائے قلب کی بناء پر انہیں عطا فرمایا۔ نہ صرف عطاء فرمایا بلکہ قرآن کریم کے سینے میں اسے قیامت تک کیلئے محفوظ بھی کر دیا تاکہ آنے والی تمام انسانی تسلیں صحابہ کرام کے دین اسلام کیلئے جزیرہ



## ڈاکٹر بہاء الدین کا ایک عظیم اور مثالی کام

جناب  
رانا شفیق خاں  
پسروری

(تحریک ختم نبوت کی سترہویں جلد کی اشاعت کے موقعہ)

پر رانا محمد شفیق خاں پسروری کے تاثرات)

ختم نبوت، پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز بھی ہے اور امتیاز بھی۔ یہ آپ ﷺ کی عظمت و شوکت کی دلیل بھی ہے اور آپ ﷺ کی امت کا شرف و افتخار بھی۔ پہلے تمام نبی اور رسول (علیہم التحیۃ والتسلیم) خاص وقت، خاص علاقے اور خاص قوم و قبیلہ کی طرف مبعوث ہوئے اور اپنا اپنا وقت گزار کر رخصت ہوتے رہے، بلکہ یہ بھی ہوا کہ ایک ایک وقت میں، ایک ایک علاقے اور قوم میں ایک سے زائد نبی و رسول یکجا بھی ہوتے رہے۔ (مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے عہد میں حضرت اسماعیل علیہ السلام و حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام ہی کے دور میں حضرت یوسف علیہ السلام بھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کے دور میں ان کے اپنے گھرانے کے، سگے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام اور قریبی عزیز حضرت یوشع بن نون علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے عہد میں (ان کے قریبی عزیز) حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ (بنی اسرائیل میں تو اس کی کئی اور مثالیں بھی مل جاتی ہیں) جب کہ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ آقائے مکی و مدنی ﷺ پہلے انبیاء و رسل کی طرح مخصوص عہد، مخصوص قوم اور مخصوص علاقے کی بجائے اپنی بعثت کے وقت سے لے کر تاقیام قیامت ہر عہد اور علاقے کے ہر ذی نفس جن و بشر کے لئے ہادی و رہبر کی حیثیت سے مبعوث ہوئے۔ پہلے انبیاء و رسل اپنے حالات کے تقاضوں کے مطابق شریعت کے احکامات بیان فرماتے رہے۔ (اور بس) جب ان کا دور ختم ہوتا دوسرے کا شروع ہو جاتا اور وہ اپنے دور کے حالات کے مطابق رہنمائی فرماتا۔

دین تو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ”اسلام“ ہی رہا البتہ شریعتیں ہر نبی و رسول کی مختلف رہی ہیں۔ چنانچہ ایک نبی دنیا سے رخصت ہوتا تو دوسرا اس کی جگہ (یا بعد) آ جاتا تھا، مگر جب آقائے مکی و مدنی ﷺ تشریف لائے تو اس شان سے جلوہ گر ہوئے کہ آپ ﷺ پر دین کو مکمل و اتم کر دیا گیا (جب دین ہی مکمل ہو گیا تو اب کسی نبی و رسول کی ضرورت بھی کیا تھی؟) اس لئے مدینہ کے تاج دار، نبیوں کے امام، رسولوں کے سردار ﷺ کو ”خاتم النبیین“ کے اعزاز سے نوازا گیا۔ قرآن پاک کی قریباً ستاون آیات (میں رمز و کنایہ، اشارۃ یا وضاحتاً) اور (دوسو سے زائد) احادیث میں واضح طور پر فرما دیا گیا ہے کہ پیارے رسول ﷺ آخری نبی و رسول ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔“

ختم نبوت کا تاج، پیارے رسول اللہ ﷺ کے سر اقدس پر یوں رکھا گیا کہ پھر دنیا جہاں میں کسی طرف بھی کوئی نبی و رسول نہیں آیا بلکہ حیران کن معاملہ یہ بھی ہے کہ بنی اسرائیل میں نبیوں اور رسولوں کی بہتات رہی ہے۔ ایک ایک وقت میں ایک ایک جگہ پر ایک سے زیادہ نبی ہوتے رہے مگر آپ ﷺ کی نبوت کے بعد بنی اسرائیل میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ پارسیوں کے ہاں کہا جاتا رہا ہے کہ ”سروش آسمانی“ نیک سرشت اور پارسا لوگوں سے کلام کرتا رہا ہے، مگر آقائے مکی و مدنی ﷺ کے بعد کسی پارسی نے دعویٰ نہیں کیا کہ ”سروش آسمانی“ نے اس سے کلام کیا ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کے ہاں کہا جاتا رہا ہے کہ ہزاروں مہارشیوں کو ”آکاش وانی“ کا پرکاش ہوتا رہا ہے، مگر مدینہ کے تاجدار کی رسالت کے بعد کسی ہندو رشی کی طرف سے ایسا دعویٰ سامنے نہیں آیا۔ یہ بھی ایک دلیل ہے کہ ”ختم نبوت“ کا تاج، ایک عظمت کی حیثیت سے آپ کو عطا ہوا ہے۔ اسی لئے مسلمان جہاں یہ مضبوط عقیدہ رکھتے ہیں کہ ”پیارے

رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبوت و رسالت کے حوالے سے سوچنا بھی گناہ ہے۔“ وہاں یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اب اگر کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے تو وہ پیارے رسول اللہ ﷺ کی عظمت و حرمت پر ”حرف گیری“ کا مرتکب ہوتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت، امت مسلمہ میں یوں اتفاقی اور یقینی ہے کہ ہمارے علماء کرام نے کہا: اگر کوئی جھوٹا مدعی، نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے نبوت کی دلیل طلب کرنا بھی کفر کے مترادف ہے۔ ویسے بھی خود پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں، صرف کذاب اور دجال ہونگے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔“ چنانچہ جب برصغیر میں انگریز حکومت کے مداح مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا ”دعویٰ“ کیا تو تمام مکاتب فکر کے مسلمان تڑپ اٹھے۔ ان کی پیارے رسول سے محبت و عقیدت نے ان کو یوں مضطرب کیا کہ وہ اپنے فردی اختلافات کو نظر انداز کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے ایک دینی جذبہ کے تحت مرزا قادیانی اور اس کے حاشیہ نشینوں کے تقابل میں ایک تحریک برپا کر دی، یوں تو ہر مکتب فکر کے علماء کرام مسئلہ ختم نبوت پر کارہائے نمایاں سرانجام دیتے رہے مگر ”فاتح قادیان“ کا لقب جس رجل عظیم کے حصے میں آیا، ان کو شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کے نام نامی سے یاد کیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، ایک نابینا روزگار ہستی تھے۔ بیک وقت مفسر قرآن، محدث و مؤرخ، صحافی و ادیب، خطیب و مصنف، مگر آپ کی شہرت ”مناظر اسلام“ کے طور پر چار دایک عالم میں پھیلی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسلام کے دفاع میں آریہ، عیسائی، سنان، دھرمی، سکھ مت وغیرہ تمام ادیان کے بڑوں سے کامیاب مناظرے کئے۔ مگر فرقہ قادیانی کے خلاف جو عظیم الشان کردار ادا کیا وہ ایک مثال اور تاریخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ان کو دعوت دی کہ ”مجھ سے مناظرہ کر لو۔“ جس پر وہ جنوری ۱۹۰۳ میں قادیان تشریف لے گئے۔ مرزا قادیانی کو اطلاع کروائی کہ ”آؤ اور اپنے جھوٹے ”دعویٰ نبوت“ پر مناظرہ کرو۔“ مرزا نے مناظرہ

کرنے کی بجائے کہا ”مجھے وحی کے ذریعہ منع کیا گیا ہے کہ ثناء اللہ سے مناظرہ نہیں کرنا۔“

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا غلام احمد کی تحاریر و تقاریر کا عقلی و نقلی دلائل سے خوب رد کیا اور کئی کتابیں ”دعویٰ باطل“ کے خلاف لکھیں۔ مرزا نے مولانا ثناء اللہ سے زوج ہو کر 15 اپریل 1907 کو ”مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ“ کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں مولانا کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ آپ اپنے پرچے ”اہل حدیث“ میں میری تلمذ و تفسیق کرتے ہیں اور میری نسبت مشہور کرتے ہیں کہ میں مفتری اور کذاب ہوں وغیرہ، تو میں دعا کرتا ہوں کہ ”جو جھوٹا ہے، وہ سچ کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ وغیرہ بیماریوں کے ہاتھوں مر جائے۔“ (اشتہار میں اس دعا کو الفاظ بدل بدل کر دہرایا گیا ہے)۔ مرزا کا ”دعوت مباہلہ“ والا اشتہار اس وقت کے کئی رسائل و جرائد کے علاوہ الگ سے بھی شائع و عام ہوا، پھر قدرت نے دکھایا کہ اس اشتہار کی اشاعت کے تھوڑے عرصہ بعد، مرزا غلام احمد قادیانی کو 26 مئی 1908ء کو لاہور میں اپنے میزبان کے گھر ہیضہ و اسہال کے شدید مرض کی وجہ سے موت کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ جب کہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اس کے چالیس سال بعد 15 مارچ 1948ء کو سرگودھا میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ یاد رکھنے کی بات یہ بھی ہے کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری برصغیر کی قد آور شخصیت تھے۔ وہ مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے حامی تھے۔ 1947ء میں امرتسران کے گھر پر سکھوں نے حملے کئے، ان کا جوان بیٹا شہید ہو گیا مگر مولانا کو اللہ نے بچا لیا۔ وہ گھر بار سب کچھ امرتسر چھوڑ کر اکیلے لاہور آ گئے، پھر یہاں سے سرگودھا منتقل ہو گئے۔ قیام پاکستان کے ان دنوں میں ہر طرف قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا مگر مولانا محفوظ رہے اور پھر طبعی موت، اللہ کو پیارے ہوئے۔ یہ بھی دلیل ہے کہ مرزا غلام احمد کے دعائیہ اشتہار پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حقانیت اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ”ختم نبوت“ کی لاج رکھنا تھی اور وہ یوں رکھی کہ ختم نبوت کے سپاہی مولانا ثناء اللہ امرتسری کو سچا ثابت کر کے ان کی زندگی میں ہی مرزا غلام احمد قادیانی کو موت دی۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری

فرمایا کرتے تھے:

”کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا“ کسی کے مرنے پر خوشی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے لیکن برصغیر کے مسلمانوں نے ۲۶ مئی ۲۰۰۸ء کے روز (جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اس دنیا سے رخصت ہوئے پورے 100 سال ہو چکے) خوشیاں منائیں کہ اس روز قدرت نے پیارے رسول اللہ کی عظمت و حرمت اور ختم نبوت کی صداقت کو دنیا کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے حوالے سے ثابت کر دکھایا تھا۔ ان دنوں پورے برصغیر میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں نے ”فتح“ کے صد سالہ جشن کے حوالے سے تقریبات منعقد کیں اور مسئلہ ختم نبوت کو اپنے اپنے انداز سے اجاگر کیا۔

انہی فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا ابو الوفا امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاص مرزائیت کے رد میں تیار کردہ ایک مبلغ کہ جن کی ساری زندگی قادیانیت کے تعاقب اور مسلک حق اہل حدیث کے فروغ و اشاعت میں بسر ہوئی۔ بابائے تبلیغ، حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ان کے صاحبزادہ حضرت پروفیسر محمد سلیمان اطہر (ڈاکٹر بہاء الدین) کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ انہوں نے ”ختم نبوت اور رد قادیانیت کے حوالے سے ایک بے مثال ”انسائیکلو پیڈیا“ مرتب کر دکھایا ہے۔ اس لحاظ سے واقف ڈاکٹر صاحب ”الولد سرلابیہ“ کے مصداق اور ”نمونۂ سلف“ ثابت ہوئے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد بہاء الدین نے ”تحریک ختم نبوت“ کے نام سے یہ جو عظیم الشان، انسائیکلو پیڈیا مرتب کر دیا ہے (ہنزو یہ سلسلہ صادقہ جاری و ساری ہے) جس انداز سے ڈاکٹر صاحب کتاب ترتیب و تصنیف کے مراحل سے گزار رہے ہیں، ہمیں امید ہے کہ یہ ایک لازوال شاہکار، بے مثال اور تاریخی کارنامہ قرار پائے گا۔ مرزائیت کے حوالے سے دیگر بزرگوں نے بھی عظیم کام کیا ہے مگر ڈاکٹر صاحب کے کام کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ پاکستان میں رہنے والے کو مواد جمع کرنے میں بہت آسانیاں ہیں جب کہ ڈاکٹر صاحب نے جو بھی کام کیا ہے وہ دیار غیر میں بیٹھ کر کیا ہے کہ جہاں اس موضوع پر

مواد جمع کرنا جوئے شیر بہالانے کے مترادف ہے۔

دوسرا امتیاز ڈاکٹر صاحب کے کام کا یہ ہے کہ انہوں نے بعض نایاب حوالے اور نہایت کم یاب مواد کو پہلی بار قارئین کے سامنے رکھ دیا ہے، خصوصاً مرزائیت کے خلاف کام کرنے والے بعض علماء نے اپنے خاص فقہی مکتب کے تعصب سے کئی حقائق کو توڑ مروڑ دیا یا منسوخ کر دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے احقاق حق کے فرض کو ادا کرتے ہوئے ”اصل“ حقائق سامنے رکھ دیئے ہیں اور یوں اردو خواں طبقے کے لیے کئی کہانیاں اور روایات ایک نئی صورت میں سامنے آئی ہیں۔ خصوصاً اہل حدیث علماء کی خدمات اور ختم نبوت و تعاقب مرزائیت کے سلسلے میں اہل حدیث کی اولیات کی خوب وضاحت و صراحت کی ہے اور دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ کتاب ختم نبوت اور تردید مرزائیت کی تحریک و تاریخ کے باب میں ایک نیر تاں کی حیثیت سے سامنے آئی ہے کہ جس نے کئی ٹھنڈے دیوں اور چراغوں کی لو کو ماند کر دیا ہے۔ یہ بات لکھتے ہوئے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ آج تک ایک مخصوص مسلک کے حاملین نے ختم نبوت کے نام پر تسلط ہمارا رکھا تھا اور وہ ”تحریک ختم نبوت“ کا ذکر کرتے ہوئے سارا کریڈٹ خود سمیٹ لیتے تھے، علماء اہل حدیث میں سے صرف مولانا ثناء اللہ امرتسری ہی کا ذکر کرتے تھے وہ بھی مجبوراً اور محض خانہ پری کے لیے، ڈاکٹر صاحب نے یہ عظیم انسائیکلو پیڈیا مرتب کر کے ان کے تسلط کو نہ صرف توڑا ہے، بلکہ مرزائیت کے تعاقب میں پہلے پہل میدان میں نکلنے والے اور دنیا کو مرزا قادیانی کے فتنے سے آگاہ کرنے والے حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی کے خلاف پہلا فتویٰ جاری کرنے والے شیخ الکل فی الکل حضرت میاں نذیر حسین دہلوی کی شخصیت، اس حوالے سے ان کی خدمات، ان کے عظیم شاگردوں کی مساعی اور دیگر بے شمار اہل حدیث علماء کرام کی (اسی حوالے سے) محنتوں سے دنیا کو بہترین انداز میں متعارف کرایا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب مسلک اہل حدیث کے حاملین پر ایک احسان عظیم ہے۔

قادیان اور ربوہ کے بعد مرزائیوں کا بڑا مرکز ضلع سیالکوٹ اور خصوصاً ہماری تحصیل پسرور کے علاقے قلعہ



متعلق ہے۔ اس کام کی وسعت، جامعیت، وقعت و اہمیت کا اندازہ حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند (جو بھارت میں اس واقع کتاب کے ناشر بھی ہیں) کی ذیل کی تحریروں سے ہوتا ہے۔

حضرت مولانا اصغر علی تحریک ختم نبوت جلد ۸ مطبوعہ دہلی میں بعنوان: وہ کون کن کی بات، لکھتے ہیں:

تحفظ ختم نبوت کی کوششوں کو تحریک تحفظ ختم نبوت میں تبدیل کر دیا۔ اس سلسلہ میں اولین کوششوں سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے حشر و قہر تک پہنچانے کا کام درحقیقت علمائے اہل حدیث نے کیا اور اسے ہر سطح پر مات دی۔ تحفظ تحریک ختم نبوت کی عظیم الشان تاریخ ہے اور لاکھوں صفحات پر بکھری ہوئی ہے۔ شیخ اکل فی الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اسکے سرخیل تھے اور اس ہراول دستہ کے ہدی خوانوں میں صاحب مجلہ اشاعت السنہ علامہ محمد حسین بٹالویؒ تھے۔ بٹالوی رحمہ اللہ نے جو عظیم الشان کارنامے انجام دیے اور علمی و تحقیقی طور پر جس طریقے سے مرزا کے خرافات فلسفیانہ، ایچ بیج اور پرفریب دعووں کی قلعی کھولی، وہ تاریخ کا ایک سنہری باب ہے اور بسا اوقات ایسا لگتا ہے کہ بعد کی کاوشیں ان کی شرح و تفصیل ہیں۔

لیکن نیرنگی زمانہ نہ دیکھنے کہ تاریخ کے اس اہم موڑ پر اس عظیم طوفان کو سر د کرنے، بلکہ اس کے ظالم پنجے کو مروڑنے کا تاریخی کام مورخ کی سستی و کاہلی کا شکار ہو گیا۔ ان کے سنہری اوراق، اوراق پریشان بنتے چلے گئے، اور یہ سارے حقائق پس منظر میں جانے کے ساتھ پتھر پٹی زمینوں کی تہوں میں نہیں، بلکہ پہاڑوں کی چٹانوں کے نہاں خانوں میں دب گئے۔ ایسا لگنے لگا کہ اب مزید تاخیر ہوئی تو کوہ کئی بھی کسی طرح مفید نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ موضوع کی اہمیت و ضرورت، حالات کی سنگینی اور احساس زیاں کی شدت نے ایک مورخ جماعت اہل حدیث اور مرد آہن کو کوہ کئی پر مجبور کر دیا اور ہم سب کو کہنا پڑا کہ

ایں کار از تو آید و مرداں چنین کنند

ذکر ہے اسی عظیم مرد خدا اور پیر جواں مرد کا، جس پر کتنی ہی جوانیاں اور عنائیاں قربان کر دی جائیں کم ہیں۔ میری مراد اس سے ڈاکٹر محمد سلیمان یعنی محترم

نیوں کا، لکھ چکا ہے۔ بہر حال والد گرامی قدر نے مرزائیت کے ”دوسرے ربوہ“ یعنی ضلع سیالکوٹ کے ان علاقوں میں جہاں قادیانی تعداد میں کافی ہیں بہت کام کیا اور بے شمار لوگوں کو ارتداد سے توبہ کروا کر پھر سے دائرہ اسلام میں داخل کیا، انہوں نے ختم نبوت کے موضوع پر باقاعدہ دو کتابیں بھی تحریر کی تھیں۔

بہر حال ہم یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد بہاء الدین نے یہ کتاب لکھ کر نہ صرف اہل حدیث کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے، بلکہ ختم نبوت اور قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے ہاتھوں میں ایک کارآمد ہتھیار بھی تھا دیا ہے۔

حقیقتاً ہر اہل حدیث خصوصاً علماء کرام کے پاس اس عظیم ”انسائیکلو پیڈیا“ کا ہونا ضروری ہے۔ کوئی اہل حدیث لاہیری ایسی نہیں ہونی چاہیے جہاں اس کتاب کی تمام جلدیں نہ ہوں، اور اگر کوئی لاہیری ایسی ہو تو جان لیجئے وہ اس کے بغیر نامکمل ہوگی۔ میں اس عظیم کام کے اس طرح احسن انداز سے کرنے پر حضرت بابائے تبلیغ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوریؒ کی بلندی درجات کے لیے دعا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے تمام خاندان و وابستگان، حضرت ڈاکٹر محمد بہاء الدین اور پوری دنیا کے تمام اہل حدیث احباب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور اخلاص قلب سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم سعادت کو قبول فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ سلسلہ تحریک ختم نبوت پر تنہا جس ذوق و شوق اور ہمت و لگن سے کام کر رہے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے آپ نے اس سلسلہ کتب کی ۳۰ جلدیں مکمل کر دی ہیں جو مختلف ویب سائٹس پر اپ لوڈ بھی ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ۱۷ جلدیں ہندوستان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام شائع ہو چکی ہیں اور یہی ۱۷ جلدیں پاکستان میں خود ڈاکٹر صاحب نے اپنے اخراجات پر چھپوا کر نذر قارئین کر دی ہیں۔ باقی ۱۳ جلدوں کو بھی باری باری شائع کرنے اور کروانے کا ارادہ ہے۔ اس کے علاوہ اس سلسلہ کتب کی تین مزید جلدیں ان دنوں پروف ریڈنگ اور تصحیح وغیرہ کے مراحل سے گذر رہی ہیں اور یہ سارے کارساز کا سال ۱۹۱۲ء تک سے

کار والا کے گرد کے دیہات ہیں۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مرزا سرفظر اللہ اسی علاقے کا رہائشی تھا اور اس نے اپنے سرکاری اثر و رسوخ سے یہاں مرزائیت کا بہت کام کیا۔ ہمارے والد مرحوم حضرت مولانا محمد رفیق پسروری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی علاقے کو اپنی تبلیغ کے لیے خصوصی طور پر چنا اور رو مرزائیت کے لیے کام کیا، دن رات کی تیز کیے بغیر وہ ہر دم تیار رہتے تھے، ایک بار میرے سامنے کی بات ہے، ایک شخص آیا کہ موضع خانا میاں والی میں مرزائیوں نے جلسہ کیا ہے اور مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے۔ والد صاحب فوراً ساتھ ہو لیے، مگر حالت یہ تھی کہ پاؤں میں قیمتی چپل اور وجود پر صرف تہبند اور بازو والی بنیان تھی۔ اس نے کہا آپ لباس تبدیل کر لیں، آپ نے فوراً لباس بدلا اور اس کے ساتھ بائیکل پر بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

ایک بار آپ نماز عشاء پڑھ کر گھر کی طرف آرہے تھے تو پسرور کا مرزائی مربی بشر بٹ مل گیا، کہنے لگا ”مولانا! شاہ عبدالقادر دہلوی نے اپنی تفسیر موضع القرآن میں ”خاتم“ کا معنی مہر کیا ہے۔“

مطلب اس کا یہ تھا کہ ”خاتم النبیین“ کا معنی نبیوں کا ختم کرنے والا نہیں۔

والد صاحب کہنے لگے: ”اگر مہر بھی معنی مان لیا جائے تو بھی مطلب یہی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا کہ پہلے جب کبھی کوئی ڈاک بھیجی جاتی یا کوئی سامان بھیجا جاتا تھا تو اس کو سیل کر کے باہر مہر لگا دی جاتی تھی، مطلب یہ کہ اب کوئی مہر توڑ کر اس میں کچھ اور داخل نہ کر سکے۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک سرکاری محکموں خصوصاً محکمہ ڈاک میں جاری ہے۔ باقی خاتم کا معنی سمجھنا ہے تو اپنے مرزا قادیانی سے کیوں نہیں سمجھتے کہ جس نے اپنی کتاب ”تریاق القلوب“ صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے کہ ”اسی طرح میری پیدائش ہوئی جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں، میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت بی بی تھا اور پہلے وہ پیٹ سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔“

اسی طرح مرزا قادیانی ”ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۱۴“ پر صراحت سے خاتم النبیین کا معنی ”ختم کرنے والا

دنیا جہاں کبھی بھی با کمالوں اور اللہ والوں سے خالی نہیں رہی۔ ہنروران علم و فن ہر دور میں موجود رہے اور ہر طرح کے علوم و فنون اور معارف و حکم کے ماہرین اور اس کے قدردان ہر زمانے میں پائے جاتے رہے ہیں، جن کو علم و دین اور اس کے تقاضوں سے بھر پور دلچسپی رہی ہے۔ اس کی قدر و منزلت اور چاہت و ضرورت کا باعث احساس بھی کرتے رہے ہیں اور اس کی خدمت کو بے حد شوق و خلوص انجام دینے والوں کی کبھی کمی نہیں رہی۔

اسی طرح بہت سے تاریخی کارنامے انجام دینے والے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ان تاریخی کارناموں کو آئندہ نسلوں تک کے لئے محفوظ کر دینا اور ان اسوہ، نمونہ اور عمدہ مثالوں کو آئندہ آنیوالے اجال کو منتقل کر دینا، بھی ایک تاریخی کارنامہ ہوتا ہے جو صرف اور صرف مؤرخ کا کام اور کمال ہوتا ہے۔

اس کمال کے جو یا اور اس کے حصول کے طالبین کی بھی کسی دور میں کمی نہیں رہی۔ مگر اس کارنامہ کو انجام بھی دے لے جائیں، یہ ضروری نہیں۔ بلکہ یہ تو صرف اور صرف ان لوگوں کے مقدر کی بات ہوتی ہے جن کو توفیق خاص رب العزت والجلال کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

اب اسی ایک بدیہی اور سہل الحصول کام اور نام کو لے لیں جسے ہم تاریخ تحریک ختم نبوت کہتے ہیں، جس پر کل سو سال سے زیادہ کا عرصہ نہیں بیتا کہ یہ کام معصلات و مشکلات اور انتہائی کٹھن اور محذرات بلکہ ناممکنات میں شمار ہونے لگ گیا تھا۔ اس میدان کے تہی دست اور تہی دامن جماعتیں اور گروہ تاریخ سازی کے ذریعہ مرد میدان بننے پر تڑپا آئیں۔ مگر جس جماعت حقہ اور اس کے اسلاف نے اس میدان میں بھی جس قدر جانفشانی، تضخیمات اور قربانیاں پیش فرمائیں کہ چمن میں ہر طرف ان کی داستانیں بکھری ہوئی، پھیلی ہوئی، بلکہ چھائی ہوئی تھیں، کو اسکے سپوت بایں ہمہ فضل و کمال اور ہر طرح کے اسباب و سامان مہیا ہوئی کہ انجام نہ دے سکے۔ بڑے بڑوں کو عذر ہوتا رہا کہ حالات سازگار نہیں، اعمال و اشغال اجازت نہیں دیتے، مال و منال کی کمی آڑے آتی رہی، ارباب دولت و امارت نے ہماری ہمت افزائی نہیں کی، اعوان و انصار مل دے گئے، گفتار

ادنیٰ مناسبت سے بھی تحفظ تحریک ختم نبوت کی تاریخ کی تدوین کے سلسلہ میں ذکر فرمادیا ہے۔ اور ان کو بلا صحبت بھی، صحبت صالح کے فیوض و برکات سے مستفیض کر دیا ہے۔ ان کا تو ذکر ہی چھوڑیے جو آپ کے اس عظیم کارنامے میں ہم نفس اور ہم قدم بننے کی سعادت سے بہرہ ور ہیں، میری مراد خاص طور پر برادر مکرّم شیر خان جمیل احمد صاحب نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ سے ہے جن کا روح و جسم اور قلب و جگر دونوں ڈاکٹر صاحب کے ان لازوال کاموں کے ساتھ ہی حرکت و سکون سے دوچار ہوتے ہیں اور اسی کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔۔۔

جماعتوں، جمعیتوں، اکیڈمیوں، جامعات و مدارس اور ملک و ملت کے بڑے کارنامے انہی فکرمندوں اور جانفشانیوں، اور حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی کوہ کنی نہیں بلکہ کوہ کیوں سے انجام پاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی پیرائہ سالی مگر حوصلہ عالی نے تن تنہا یہ ہمالیائی کارنامہ انجام دے لیا جو بڑی بڑی جماعتوں، انجمنوں، جامعات اور اکیڈمیاں سے نہیں ہوا۔ وہیں مولانا شیر خان جمیل احمد جیسے رفیقوں اور ہم سفرؤں نے بھی ثبات قدمی و ہمت افزائی میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور اس کوہ قاف کو طے کرنے اور کوہ کنی میں ہمت بندھائی۔ فجزاہ اللہ خیراً

اللهم متعنا بصحته و عافيته و  
وفقه و سدد خطاه و طول في عمره  
و بارك في ذريته و امدد ظله العالي  
لخدمة دينك و الدفاع عن نبينا  
محمد ﷺ (مختصراً)

پھر اصغر علی امام مہدی سلفی، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تحریک ختم نبوت کی تیرہویں جلد مطبوعہ دہلی کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

محمد بہاء الدین بورے والد سے ہے، جو انگلستان میں بیٹھ کر تاریخ مردان مجازی، سیر و سوانح رجال علم و حکمت، دعوت و عزیمت کے غازیوں، کتاب و سنت اور ناموس رسول عربی کے محافظین اور اس کے مدافعتین کی داستان ایمان و ایقان اور ان کی تاریخ تحریر فرما رہے ہیں۔

ہمارے اسلاف جو نامساعد حالات میں ہمہ جہت یلغاروں کا پوری جوانمردی سے مقابلہ کرتے تھے بلکہ طوفان فوج کے رخ کو موڑ دینے کا فریضہ انجام دیتے تھے جو کتاب و سنت کی حفاظت و مدافعت کا وہ حق ادا کرتے تھے کہ قرون اولیٰ کی یادیں تازہ ہو جاتی تھیں بلکہ ان دونوں سرچشموں اور قرآن و حدیث اور محمد عربی ﷺ کے ختم نبوت کو چیلنج کرنے والوں کو پوری طرح مات دینے اور میدان میں ڈھیر کر دینے کا کام کرتے تھے خصوصاً انگریزی استعمار کے پیدا کردہ مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کا قلع قمع کرنے میں انہوں نے جن حالات میں جد و جہد کی ان کا نقشہ لفظوں میں کھینچنا کسی طرح لوح و قلم کے بس کا روگ نہیں۔

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں مگر تیرے تجلیل سے فزوں تر ہے وہ نظارہ یہ عجب اتفاق ہے کہ ہمارے اسلاف متنبی زمانہ مرزا قادیانی کی سرکوبی انگریزوں کے دور حکومت ہند میں کر رہے تھے، اب ان کے کارناموں کی داستان اور ان کی تاریخ کے اوراق انگریزوں کے درمیان رہ کر لکھے جا رہے ہیں۔ پس محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے نعم الخلف بعد السلف کا کردار ادا کر کے ہم سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے اور ہم سب کے شکر و امتنان اور دعا و توصیف کا مستحق و سزاوار قرار دے لیا۔ اللہم وفقہ لما تحبہ و ترضاه

حقیقت یہ ہے کہ دنیا نے اہل حدیث ہی نہیں، تمام مجاہدان علم اور دین پسند حضرات اس انسائیکلو پیڈیا کی عمل سے انتہائی متاثر ہیں اور دعا گو بھی۔ ڈاکٹر صاحب حفظہ اللہ سے ہم کلامی سے گرچہ محروم رہے ہیں، مگر شاید ہی کوئی علمی و تعارفی مجلس ہو جس میں ہم آپ کے ذکر جمیل اور شان خوانی سے محروم رہتے ہوں۔

آپ کے ساتھ وہ حضرات بھی لازوال اور حدیث الناس بننے جا رہے ہیں جن کو ڈاکٹر صاحب نے

چار خاندان بن چکے ہیں۔ تینوں بڑے بیٹوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد کی نعمت سے بھی نواز رکھا ہے۔ اب بھی اس گھر کے سب افراد محبت اور احترام کے لٹو رشتے میں جڑے ہوئے ہیں۔ کبھی انہیں ایک دوسرے سے شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ والد کی وفات سے لے کر ان کی والدہ ہی گھر کی سربراہ ہیں۔ گھر کا ہر فرد ان کی رائے کا بے حد احترام کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم اس واقعہ کو ختم کریں اس کے سب سے اہم نقطے کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اس خاتون سے پوچھا گیا: جب ڈرائیور نے خنجر کے پے در پے وار کر کے آپ کو ایک ویران بیابان میں پھینک دیا تھا۔ اس وقت آپ کی کیفیت کیا تھی۔ اتنا زیادہ خون بہہ جانے اور اتنے گہرے گھاؤ لگنے کے باوجود آپ کس طرح زندہ رہیں؟ خاتون نے بتایا: اس ساری مدت کے دوران میری زبان پر بس یہی الفاظ تھے: ”اے آسمان و زمین کے مالک! تو میری حالت کو جانتا ہے۔ اپنی قدرت سے میرے لیے بیٹے کی جبری فوجی خدمت کا معاوضہ صحیح وقت پر پہنچانے کے اسباب مہیا فرمادے تاکہ وہ گھر واپس آ سکے اور اپنے گھر والوں کی کفالت کی ذمہ داری نبھاسکے۔“

اللہ تعالیٰ نے اس خاتون کی دعا قبول فرمائی۔ اس کا مال و اولاد دونوں اسے دوبارہ مل گئے۔ مالک حقیقی نے اس کے دشمن سے انتقام بھی لے لیا اور ان کی تنگی و عمرت بھی فارغ الہالی اور آسودگی میں بدل گئی۔ سچ فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے:

((اتق دعوة المظلوم، فإنه ليس بيننا وبين الله

حجاب))

”مظلوم کی بددعا سے بچ کر رہو کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔“

(عدالة السماء، للواء الركن محمود شيت خطاب، قصص

واقعية مؤثرة، ص: ۶۴-۷۴)

### مولانا عبد الحمید ازہر کی علالت

مفتی رفتہ میں ممتاز عالم دین حضرت مولانا حافظ عبد الحمید ازہر صاحب خطیب راولپنڈی عارضہ قلب کی وجہ سے ہسپتال داخل ہوئے۔ تادم تحریر ہسپتال میں ہیں اور ان کی طبیعت رو بصحت ہے تاہم جملہ قارئین کرام موصوف کی صحبت کاملہ، عاجلہ و نافعہ کیلئے دعا فرمائیں۔ آمین! اللہم اشفہ شفاء کاملًا و علمًا جلا۔

شفاق کے نتیجے میں ملک کے بٹوارے کے ساتھ ہی پیشار تاریخی حقائق اور دفاتر نذر آتش ہو گئے، یا ناقدریوں کے شکار ہوئے، یا تلف کر دیئے گئے، یا انہیں طاق نسیان پر رکھ دیا گیا، جس کا انجام سب کو معلوم ہے۔ ایسے میں اپنوں کی لاپرواہی اور بے اعتنائی کے ساتھ ساتھ غیروں کے جو رجحان اور ستم رانی کا بھی شکار ہوا ہے۔

ایسے موقع پر جب خود اپنے، بیگانوں کا رد ادا کرنے لگیں اور تعصب و تنگ نظری کرنے لگیں تو اس کے صلہ میں بربادی یقینی ہو جاتی ہے۔

اس صورت حال میں کوئی کام بلکہ کارنامہ انجام دینا، اپنوں کی سردہریوں اور غیروں کی جفاؤں، حتیٰ کہ جو کچھ ان ستم رانیوں سے بچ گیا ہو، اسے متعصب اور بھوکے دیمکوں کے منہ سے ان اوراق پسماندہ و منتشر کو نکالنا اور اکٹھا کرنا، کیا کرامت اور جوئے شیر لانے سے کم ہے، جسے محترم ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ نے کر دکھایا ہے، اور جس اکبڈ میک کام کی تیرہویں جلد کی طباعت اشاعت کے موقع پر ان سطور کو لکھنے اور شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

اس مناسبت سعیدہ پر اگر ان تمام مجاہدین قلم و قراطاس اور مذاہن احمدیہ رحمہم اللہ، تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالاروں، ہدی خوانوں اور سپاہیوں کے ساتھ ان نقوش تابندہ کو حیات درخشاں بخشنے والے ڈاکٹر محمد بہاء الدین کے لئے یہ کہا جائے اور آرزو و التماس کریں کہ ان کی صحبتیں یادیں ہمیشہ رہیں، بے جا نہ ہوگا:

اولئك آباؤي فجئتني بمثلهم

إذا جمعتنا يا جريز المجامع

○○○○○

اللہ کا انصاف

بیت

گوشت میسر آتا ہو۔ ان کے دسترخوان پر انواع و اقسام کے کھانے ہوتے ہیں۔ یہ خاندان لوگوں کے لیے بہترین مثال ہے کہ یہ لوگ تنگی اور فراخی کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولے۔

۱۳۸۵ء ہجری میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ یہ خاندان جلد کے کنارے بغداد کے بڑے پل کے قریب ایک بہت بڑے محل نما گھر میں منتقل ہو گیا۔ اب یہ خاندان

کے غازیوں نے ہمدردانہ غوغائیوں کے ذریعہ مشکلات کا لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا۔ کردار کے غازی تو نظری نہیں آتے۔ یہ اور اس طرح کے کتنے اعذار باردہ و صحیحہ جو روز روز اور کس کس کو پیش نہیں آئے یا پیش نہیں کر دیئے جاتے، یا اعذار تلاش کر لئے جاتے ہیں۔

اگر یقین نہ ہو تو ذرا اس ایک صدی میں نظر پسا کر دیکھئے کہ علم و فن کی باکمال ہستیوں کی وہ عظیم فہرست نظر آتی ہے جن پر ہم کو بجا طور پر فخر بھی ہے اور وہ یقیناً لائق فخر بھی ہیں اور ان کے کارنامے ہمارے لئے سرمایہ عظیم ہیں۔ خصوصاً جن حالات میں انہوں نے جس طرح کا کمال پیدا کیا اور وہ کارہائے نمایاں انجام دے گئے جن کی مثال بھی دوسروں سے بن نہ پڑی۔

ان میں سے ہر ایک اپنے زمانہ کا امام تھا، امام فن تھا، لاثانی میدان تھا، بے نظیر و منقطع النظر تھا، مناظر تھا، مورخ تھا، محدث تھا، مفسر تھا، محقق تھا، فقیہ و اصولی تھا، فلسفی تھا۔ بجا طور پر ان میں سے ہر ایک پر یہ شعر صادق آتا ہے جو کسی (تابندہ) نے اپنے ممدوح بادشاہ کے لئے کہا تھا:

الم تر ان الله آتاك سورة

ترى كل ملكٍ دونها يتذبذب

لیکن یہ بھی سچ ہے کہ بایں فضل و کمال اور نمایاں کارناموں کو انجام دینے اور طلب و خواہش اور اخلاص و چاہت کے باوجود ان کو تاریخ اہل حدیث اور تاریخ تحریک ختم نبوت مرتب و مدون کرنے کی توفیق نہ ہو سکی۔ یہ کسی اور ہی مرد میدان کے لئے رکھ چھوڑی گئی تھی اور یہ اسی کے حصہ و مقدر میں تھی۔ وہ تاریخ اہل حدیث اور تحریک ختم نبوت کی تدوین و ترتیب میں گویا لسان حال سے بار بار گنگتا تاریخ ہا کہ

وانی وان كنت الأخير زمانه

لآت بمالم تستطعه الا وائل

(اگرچہ میں بعد میں آیا ہوں، لیکن مجھ سے وہ کام ہو گیا ہے جو پہلے لوگ نہیں کر سکے)

اور یہ اس لئے بھی کہ ایک صدی گزر جانے کے بعد تاریخ سازی کرنے والوں نے جہاں بے شمار حقائق کو بدلنے کی کوشش کی اور استعمار کی ریشہ دوانی اور عیاری اور اندرونی رخنہ اندازی اور آپسی اختلاف و



# اللہ کا انصاف

جناب مولانا  
عبدالملک مجاہد  
اریاض

فوجی خدمات کے لیے طلب کر لیا گیا۔ والد کے بعد گھر کا سارا انحصار اسی لڑکے پر تھا۔ گھر والے پھر بہت پریشان ہوئے کہ اب کیا کرنا چاہئے؟ وہ سب سوچ بچار کرنے لگے: کیا دوسرے بیٹے کو سکول چھوڑا کر دکان پر بٹھا دیا جائے؟ ایسی صورت میں اس کی تعلیم کا کیا بنے گا۔ اگر وہ اپنی تعلیم جاری رکھتا ہے تو گھر والوں کا گزارا کیسے چلے گا۔ بہت زیادہ سوچ بچار کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ انہیں یہ گھر فروخت کر دینا چاہئے تاکہ اپنے بڑے بیٹے کی جبری فوجی خدمت کے عوض میں پیسے جمع کروائے جاسکیں۔

قارئین کرام! یہ لوگ عراق میں رہائش پذیر تھے وہاں یہ قانون تھا کہ ہر گھر سے ایک نوجوان کو حکومت زبردستی فوج میں بھرتی کر لیتی اور اس پر معاوضہ بھی کچھ نہ دیتی تھی۔ ہاں اگر کوئی اس جبری مشقت سے بچنا چاہتا تو اس کے لیے لازم تھا کہ وہ سرکاری خزانے میں چار ہزار دینار جمع کروائے۔ چنانچہ اس رقم کی فراہمی کے لیے گھر والوں نے مکان فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اگرچہ اس فیصلے میں بھی ان کی کیفیت اس بکری کی سی تھی جس کے بارے میں سوچا جا رہا ہو کہ اسے ذبح کر کے اس کی کھال اتاری جائے یا دیسے ہی کھینچ لی جائے۔

فوجی خدمات کے لیے دھریے جانے والے بیٹے کو ایک قریبی شہر میں تربیت کے لیے ایک عسکری ادارے میں بھیج دیا گیا۔ وہ بادل خواستہ ہی ادھر آیا تھا۔ اسلحہ کی تربیت میں اس کا دل بالکل نہیں لگتا تھا۔ انسٹرکٹر بولتے رہتے مگر یہ اپنے خیالوں میں گم رہتا۔ اس کے ذہن میں اپنے گھریلو حالات گھومتے رہتے۔ اساتذہ نے کئی مرتبہ اس کی توجہ دلائی، وارننگز دیں لیکن اس کا جسم تو یہاں تھا، ذہن کہیں اور اٹکا ہوا تھا۔

ایک دن استاذ نے اسے بٹھا کر اس کا اصل مسئلہ پوچھا تو اس نے جواب میں اپنی ساری پتا کہہ سنائی۔ اب استاذ نے اصرار کرنا چھوڑ دیا اور اس کا مسئلہ اپنے آفیسر کے سامنے پیش کیا۔ آفیسر نے اس کے مسئلے کا کوئی حل نکالنے کی بجائے اس کی ڈیوٹی کچن میں لگا دی۔ اب وہ یہاں برتن دھوتا، گوشت کاٹتا، آگ جلاتا اور کھانا تقسیم کرتا۔ شب و روز اس کی یہی مصروفیات تھیں۔

ادھر اس کی ماں کی بھی یہی کیفیت تھی۔ وہ بظاہر تو چلتی پھرتی، کھاتی پیتی اور سوتی جاگتی تھی لیکن اس کا ذہن

نہیں رکھتے تھے۔ ان کی صرف یہی خواہش تھی کہ صحت و عافیت کے ساتھ ان کی زندگی گزرتی رہے اور انہیں کسی انسان کا محتاج نہ ہونا پڑے۔

موسم خزاں کی ایک شام تھی۔ یہ لوگ حسب معمول اپنے سربراہ خانہ کے منتظر تھے۔ دروازے پر دستک ہوئی۔ ان لوگوں نے دروازہ کھولا تو سامنے تین چار پولیس والے کھڑے تھے۔ ان کے ساتھ ایک ایسولینس بھی تھی۔ پولیس والوں نے انہیں یہ افسوسناک خبر دی کہ صاحب خانہ ایک ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔ ہوا کچھ یوں کہ اس شخص نے شام کے وقت اپنی دکان بند کی، پڑوس میں قصاب کی دکان سے گوشت خریدا، نانپائی سے روٹیاں لیں اور سبزیوں کا تھیلہ، گوشت اور روٹیاں لے کر گھر کی طرف چل پڑا۔ سڑک عبور کرتے ہوئے ایک تیز رفتار گاڑی نے اسے چبل دیا اور یہ پچھرا موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔

اس دلخراش سانحہ کی وجہ سے قرب و جوار کے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ انہوں نے متونی کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کیا۔ اگلے دن صبح کے وقت اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اسے دفن کر دیا گیا۔ سارے گھر کی کفالت کا انحصار اس اکیلے شخص کی آمدنی پر تھا۔ اب سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ گھر کیسے چلایا جائے؟ اس شخص کے سب سے بڑے بیٹے کی عمر پندرہ سال تھی۔ یہ ہائی اسکول میں زیر تعلیم تھا۔ اس نے تعلیم کو خیر باد کہہ دیا اور اپنے باپ کی دکان کھول لی۔ زندگی پھر اسی روٹین سے گزرنے لگی۔ لیکن اب ان کی مسکراہٹیں غائب ہو چکی تھیں۔ سب لوگ افسردہ افسردہ رہتے، کھانا کھاتے وقت بھی اکثر ان کی آنکھیں بھیگی رہتیں۔ اس گھر کی سعادت اس گھر کے محبوب کے ساتھ ہی دفن ہو گئی تھی۔

یہ انتہائی مشکل دن سست روی سے گزرتے رہے یہاں تک کہ تین سال گزر گئے اور بڑے بیٹے کی عمر 18 برس ہو گئی۔ ایک دن اچانک اسے حکومت کی طرف سے

ایک شخص تھا تو غریب لیکن انتہائی خوش بخت تھا۔ اس کا گھر انہ ایک بیوی، پانچ بچوں، دو بہنوں اور بوڑھی والدہ پر مشتمل تھا۔ اس شخص کی ایک پسماندہ علاقے میں سبزی کی دکان تھی۔ نہ تو اس کے پاس مال تھا کہ کسی اچھی جگہ دکان لے سکتا، نہ اتنے وسائل تھے کہ اس سے بہتر سامان رکھتا۔

اس کا گھر بھی بوسیدہ اور ٹوٹا پھوٹا تھا۔ مجازی طور پر ہی اسے گھر کہا جا رہا ہے ورنہ صرف ایک کمرہ اور چھوٹا سا صحن تھا۔ سارا گھر انہ اسی ایک کمرے میں سوتا، بلکہ کچن نہ ہونے کے باعث وہ کھانا بھی اسی کمرے میں پکاتے تھے۔ جب وہ شخص شام کو گھر لوٹتا، اس کے ہاتھ میں سبزی، گوشت اور روٹیاں ہوتیں۔ اس کے گھر والے خوشدلی اور خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کرتے۔ اس کے ہاتھ سے سامان پکڑتے اور کھانا تیار کرنے میں لگ جاتے۔ ہر روز انہیں گوشت میسر نہیں آتا تھا۔ جب سیل اچھی ہوتی تو وہ گوشت خریدتے ورنہ سبزیوں پر ہی گزارا کرتے۔ ان کے پڑوس میں اعلیٰ عدلیہ کے ایک قاضی صاحب رہائش پذیر تھے۔ وہ اس خاندان سے بہت متاثر تھے کہ یہ لوگ غربت اور تنگی کے باوجود انتہائی صابر و شاکر تھے۔

قاضی صاحب اکثر ان لوگوں کی مثال دیتے کہ میں نے زندگی میں ان سے زیادہ سعادت مند گھر انہ نہیں دیکھا۔ جب شام کو صاحب خانہ دکان سے لوٹتے ہیں تو سب گھر والے پر جوش انداز میں ان کا استقبال کرتے ہیں۔ اس موقع پر اکثر ان کے گھر سے حمد و ثناء کے کلمات کی آوازیں آتی ہیں۔ میری یہ خواہش ہوتی ہے کہ میں اس خوشنما منظر سے محظوظ ہو سکوں۔ پھر یہ لوگ کھانا تیار کرتے ہیں اور بڑے برتن میں ڈال کر سب مل کر کھاتے ہیں۔ ان کے کھانے کا اختتام بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور مسنون دعاؤں پر ہوتا ہے۔ آخر میں یہ اپنے بوسیدہ لیکن صاف ستھرے بستروں پر بڑی خوشی اور قناعت کے ساتھ آرام کرتے ہیں۔ یہ کسی بڑے دنیاوی مال و متاع کی تمنا

میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کئی مظاہر تھے۔ ڈرائیور پہلی مرتبہ اسے نیم مردہ حالت میں چھوڑ گیا۔ واپسی پر اگر ڈرائیور وہاں نہ رکتا تو شاید کسی کو اس خاتون کے بارے میں بالکل پتا نہ چلتا کیونکہ اس وادی کی طرف کوئی جاتا ہی نہ تھا۔ زہریلے اور موزی جانوروں کی وجہ سے چرواہے بھی ادھر کارخ نہیں کرتے تھے۔ اس عورت کی آواز اتنی نحیف تھی کہ کسی کو سنائی نہ دیتی۔ اگر ڈرائیور سانپ کے ڈسنے سے اتنی زور سے نہ چیختا تو کوئی اس عورت تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اگر اس عورت کو اسی شہر میں جو اس کی منزل تھی نہ پہنچایا جاتا تو وہ اپنے بیٹے تک نہ پہنچ پاتی۔ اگر اسے چند لمحوں کے لیے ہوش نہ آتا تو وہ اپنے بیٹے کو یہ نہ بتا پاتی کہ رقم کا انتظام ہو گیا ہے۔ نتیجتاً اس کے بیٹے کو جبری فوجی خدمات سے رہائی نہ ملتی۔ یہ سب اس علیم و قدیر ذات کی تدبیریں تھیں کہ ہر گتھی سلجھتی چلی گئی۔

جب اس قصے کا چرچا ہوا تو یہ بات ان کے سابقہ پڑوسی جج صاحب تک بھی پہنچ گئی۔ انہوں نے اپنے دوست و احباب اور محلّہ داروں سے کہا کہ ضرورت اور آزمائش کی اس گھڑی میں ان لوگوں کی مدد کرنی چاہئے۔ ان لوگوں نے پیسے اکٹھے کر کے ان کا مکان خریدنے والے شخص سے رابطہ کیا۔ اس تک بھی یہ واقعہ پہنچ چکا تھا وہ بھی خوشی خوشی یہ مکان واپس کرنے پر تیار ہو گیا۔ رقم اتنی جمع ہو چکی تھی کہ چار ہزار دینار جمع کروانے کے باوجود تین ہزار دینار بچ گئے۔ اس رقم کے ذریعے مکان کی حالت کو بہتر بنایا گیا۔

لڑکے نے دوبارہ والد کی دکان سنبھال لی۔ اب صورت حال بدل چکی تھی۔ اس کے پاس دور دراز سے گاہک آنے لگے تھے۔ ہر وقت خریداروں کا تانتا بندھا رہتا۔ کچھ عرصے بعد اس نے اپنی دکان نسبتاً بہتر جگہ پر منتقل کر لی۔ اس کا کاروبار خوب چل نکلا۔ اب زندگی بڑی آسودگی سے گزر رہی تھی۔ عمرت و تنگی میں بھی وہ لوگ اللہ کے ذکر اور شکر کو نہیں بھولے تھے۔ اب آہستہ آہستہ فراخی آرہی تھی تو اب بھی وہ سپاس گزاری کے جذبے سے سرشار رہتے تھے۔ کئی سال گزر گئے۔ ان کے بچے یکے بعد دیگرے تعلیم سے فارغ ہونے لگے۔ ایک بیٹا انجینئر بن گیا، دوسرا ڈاکٹر اور تیسرا آرمی آفیسر بن گیا۔ اب ان کا کھانا صرف چائے روٹی یا روٹی اور سبزی نہیں ہوتی۔ حالات اب ایسے نہیں رہے کہ انہیں کبھی بکھار

واپس آتا ہوں۔ وہ اس وادی کی طرف گیا اسے کراہنے کی ایک نحیف سی آواز سنائی دی۔ یہ دیکھ کر وہ غصے سے کہنے لگا: اے ملعون عورت! تم ابھی تک زندہ ہو۔ پھر وہ ایک بڑے پتھر کی طرف جھکا تا کہ اس کے ذریعہ اس خاتون کا سر پھیل دے۔ جب اس نے پتھر اٹھایا تو پتھر کے نیچے سے ایک زہریلے سانپ نے اسے ڈس لیا۔ اس کے منہ سے ایک دلخراش چیخ نکلی اور اس نے ترہنہ شروع کر دیا۔ مسافر اس کی آواز سن کر بھاگے بھاگے وہاں آئے۔ انہیں دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ وہاں ایک جاں بلب خاتون بھی تھی۔ خاتون صرف اتنا ہی کہہ سکی: اس ڈرائیور سے میرا سامان واپس لو۔ وہ ڈرائیور اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ زیادہ مزاحمت کر سکتا، اس نے بتا دیا کہ اس خاتون کا بیگ میں نے گاڑی میں فلاں جگہ پر چھپایا ہوا ہے۔ وہ بیگ وصول کر کے خاتون کے حوالے کر دیا گیا۔ پھر مسافروں نے دوسری طرف سے آنے والی ایک بس کو روکا جو اسی شہر کو جا رہی تھی جہاں خاتون جانا چاہتی تھی۔ انہوں نے اس گاڑی کے ڈرائیور سے درخواست کی کہ اس خاتون اور ڈرائیور کو ہسپتال پہنچا دے۔ ڈرائیور خوشدلی سے اس کام کے لیے آمادہ ہو گیا۔ وہ مجرم ڈرائیور تو جسم میں زہر پھیلنے کی وجہ سے راستے میں ہی دم توڑ گیا۔

اس خاتون کو البتہ ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ خبر ملنے پر پولیس والے بھی پہنچ گئے۔ عورت مسلسل بے ہوش تھی۔ اس کے سامان میں پولیس والوں کو اس خاتون کے بیٹے کا ایڈریس مل گیا۔ پولیس نے بیٹے کو خبر دی، وہ بھی فوراً ہسپتال پہنچ گیا۔ ڈاکٹر اس خاتون کو ہوش میں لانے کی سر توڑ کوشش کر رہے تھے کیونکہ زیادہ دیر بے ہوش رہنا اس کے لیے جان لیوا ہو سکتا تھا۔ اگلے دن اسے ہوش آیا اس نے بائیس سی آنکھیں کھولیں۔ بیٹے پر نظر پڑی تو ماں کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے صرف اتنا کہا: بیٹا! میں رقم لے آئی ہوں۔ جبری فوجی خدمات کا معاوضہ ادا کر کے فوری رخصت حاصل کر لو۔ پھر اس پر غنودگی سی طاری ہو گئی۔ لڑکے نے وہ رقم جمع کروا دی اور اسے اجازت مل گئی۔ اس خاتون کی حالت آہستہ آہستہ سنبھلنے لگی۔ ایک دن آیا کہ وہ ہسپتال سے مکمل صحت یاب ہو کر فارغ ہو گئی۔

اس واقعہ کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ اس واقعہ

کسی اور ہی دنیا میں گم رہتا تھا۔ اس نے اپنے گھر کی رجسٹری گروڈ رکھ کر ایک پراپرٹی ڈیلر سے کچھ رقم گھریلو اخراجات کے لیے ادھار لی اور اپنا مکان فروخت ہونے کے لیے لگا دیا۔ مختلف خریداران کا مکان دیکھنے کے لیے آتے رہے، آخر تیس دن کے بعد ان کا مکان چار ہزار دینار میں فروخت ہو گیا۔ پھر مزید نو دن کا غڈی کارروائی میں لگ گئے۔ صرف ایک دن باقی بچا تھا۔ ان کے ہاں یہ ضابطہ تھا کہ تیس دن کے اندر اندر اس جبری فوجی خدمت کے عوض میں چار ہزار دینار جمع کروائے جاسکتے تھے۔ تیس دن گزرنے کے بعد یہ معاوضہ بھی قبول نہیں کیا جاتا تھا۔ اس خاتون نے یہ معاوضہ جمع کروانے کے لیے اس شہر جانا تھا جس میں اس کا بیٹا تھا۔ یہ شہر 240 کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ جب وہ بس سانپ پر پہنچی تو اس شہر جانے کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور مسافر نہیں تھا۔ اس نے کافی دیر تک سوار یوں کا انتظار کیا، لیکن کسی کو آنا تھا نہ آیا۔ وہ ہر پل انگاروں پر لوٹ رہی تھی۔ اس کے سارے خاندان کی زندگی اور ناموس داؤ پر لگی ہوئی تھی۔ اس نے بس والے سے کہا: تم گاڑی لے کر چلو میں ساری بس کا کرایہ ادا کروں گی۔ ڈرائیور اس اکیلی خاتون کو لے کر چل پڑا۔ راستے میں باتوں باتوں میں اس نے سادہ لوح خاتون سے یہ معلوم کر لیا کہ اس کے پاس چار ہزار درہم ہیں۔ ڈرائیور کی نیت بدل گئی۔ راستے میں ایک ویران جگہ پر جا کر ڈرائیور نے گاڑی کھڑی کر لی اور خنجر کی نوک پر اس خاتون سے نیچے اترنے کے لیے کہا۔ اس نے خاتون پر پے در پے وار کیے اور اسے نیم مردہ حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔ اس نے خاتون کا بیگ اپنے قبضے میں لے لیا۔ پھر وہ واپس آنے کی بجائے اسی شہر کی طرف روانہ ہو گیا جہر جا رہا تھا تا کہ شک کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ وہ گاڑی لے کر بس اسٹینڈ پر پہنچ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے سمجھا شاید اس بس میں آنے والی سواریاں راستے میں اتر گئی ہیں۔ ایسا ہوتا رہتا تھا اس لیے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی۔ واپسی پر ڈرائیور اسی راستے سے گزرا۔ جب وہ اس جگہ کے قریب پہنچا جہاں اس نے جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ ایک مرتبہ اس عورت کی لاش پر نظر ڈال لوں۔ اس نے مسافروں سے بہانہ لگایا، میں قضائے حاجت کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ چند منٹ بعد

# معجزات نبوی ﷺ

جناب مولانا عبدالباری

تحریر

مجھے رسول اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ چنانچہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رازداری کے انداز میں گزارش کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے پاس بکری کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا جسے ہم نے ذبح کر دیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع جو کا آٹا تیار کیا ہے، لہذا آپ اپنے چند اصحاب کے ساتھ ہمارے گھر تشریف لائیں اور کھانا نوش فرمائیں۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے اونچی آواز میں فرمایا کہ: ((یا اہل خندق ان جابرا قد صنع لکم سورا، فحی ہلاکم)) یعنی اے اہل خندق! بے شک جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہے، لہذا تم سب چلو اور آپ ﷺ نے حضرت جابرؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ: ((لا تنزلن برمتکم، ولا تحیزن عجبتکم حتی احنی)) یعنی تم اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور نہ روٹی پکانا شروع کرنا یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر واپس آیا تو رسول اکرم ﷺ بھی لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر ہمارے گھر تشریف لائے، میں سیدھا اپنی بیوی کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ آج تم ہی رسوا ہو گے! میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تو وہی کہا تھا جو تم نے کہا تھا، پھر میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آٹا لے کر آیا تو آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ ہماری ہانڈی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں بھی اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ: ((ادعی خابزۃ فلتنج معک، و اقدحی من برمتکم، ولا تنزلوھا)) یعنی ایک روٹی پکانے والی عورت کو بلاو جو تمہارے ساتھ روٹی پکائے اور اپنی ہانڈی سے پیالوں میں سالن ڈالتے جاؤ اور نیچے مت اتارنا۔ حضرت جابرؓ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اس وقت صحابہ کرام ﷺ کی تعداد ایک ہزار تھی اور سب نے شکم بھر ہو کر کھانا کھایا پھر بھی کھانا بچا ہوا تھا۔ جب سب لوگ واپس چلے گئے تو بھی ہانڈی پہلے کی طرح جوش مار رہی تھی اور روٹی بدستور پکائی جا رہی تھی۔ (صحیح بخاری: ۳۰۷۰، مسلم: ۲۰۳۹)

رب العالمین سے دعا ہے کہ مولائے کریم ہم تمام مسلمانوں کو اپنے رسول ﷺ کے مقام و مرتبے کو پہچاننے اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر خلوص ولایت کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

نے ایک پیالہ منگوایا جس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا، چنانچہ اس برتن (پانی) میں آپ نے اپنا دست مبارک رکھا، جس سے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹا اور ٹکنا شروع ہو گیا اور پانی اتنی وافر مقدار میں ہو گیا جس سے آپ کے تمام صحابہ کرام ﷺ نے وضو کیا۔ (صحیح بخاری: ۳۵۷۲، مسلم: ۲۲۷۹)

اسی طرح جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن لوگوں کو شدید پیاس لگی ہوئی تھی لیکن ان کے پاس پینے کے لئے پانی نہ تھا، البتہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن تھا جس سے آپ ﷺ نے وضو کرنا شروع کیا، چنانچہ لوگ گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں آپ کے پاس آئے، نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا کیا بات ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پینے اور وضو کے لئے صرف اتنا ہی پانی ہے جو آپ کے سامنے موجود ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھ دیا جس سے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی پھوٹنے لگا، لہذا ہم نے خوب پانی پیا اور وضو کیا۔ (صحیح بخاری: ۳۵۷۶)

ایک دوسری روایت میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ معجزہ نبویہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے رسول اکرم ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا، میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ شدید بھوک کی وجہ سے لاغر و کمزور ہو چکے ہیں، اس نے ایک تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع (تقریباً ڈھائی کلو) جو تھے، اس کے علاوہ ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ بھی تھا جسے میں نے ذبح کر دیا اور میری بیوی جب آٹا گوندھ کر فارغ ہوئی تو میرے پاس آئی، میں گوشت کے ٹکڑے کر کے ہانڈی میں ڈال کر رسول اکرم ﷺ کو دعوت دینے کے لئے آپ کی خدمت میں روانہ ہو گیا۔ میری بیوی نے جاتے وقت مجھ سے کہا کہ دیکھو! کھانا کم ہے اس لئے

اس دار فانی کے اندر اللہ رب العالمین نے بے شمار انبیاء و رسل مبعوث فرمائے اور انہیں کچھ نہ کچھ معجزات و خصوصیات سے نوازا۔ لیکن ہمارے نبی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایسے معجزات عطا فرمائے جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی یا رسول کو نہ دئے گئے۔

اللہ رب العالمین نے آپ ﷺ کو جو معجزات عطا فرمائے ان سب کا ذکر تو اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں، البتہ اس میں نبی محترم ﷺ کے بعض معجزات و خصوصیات کو صفحہ قرطاس پر لانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اللہ رب العالمین نے جناب محمد عربی ﷺ کو جن معجزات سے نوازا ان میں سب سے اہم معجزہ قرآن مجید ہے جو فصاحت و بلاغت اور جامعیت کے اعتبار سے دنیا کی تمام کتابوں سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ جس نے پوری دنیائے انسانیت خصوصاً مشرکین عرب کے بڑے بڑے شعراء، ادباء، فصحاء اور بلغاء سے اپنی اہمیت کا لوہا منوالیا، جیسا کہ اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ لَّيْنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۸۸)  
”یعنی اے محمد! (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اگر جن و انس سب مل کر قرآن جیسی کوئی چیز لے آئیں تو یہ لوگ ہرگز نہیں لاسکیں گے، خواہ وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہو جائیں۔“

چنانچہ اسی قرآن نے بہتوں کو اپنی طرف راغب اور متوجہ کر لیا اور لوگ اس کی صاف شفاف تعلیمات کو اپنے ذہن و دماغ میں بٹھا کر اسلام و ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

اللہ رب العالمین نے آپ ﷺ کو قرآن کے علاوہ اور کئی معجزات سے نوازا تھا۔ جن میں ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ اور آپ کے جاٹا صحابہ کرام ﷺ مقام زوراء پر تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا، لیکن صحابہ کرام ﷺ کے پاس وضو کے لئے پانی نہ تھا، نبی کریم ﷺ



کتب خریدنے کیلئے بھی معاونت کرتے، عمدہ تقاریر پر انعامات سے بھی نوازتے۔ جامعہ کمالیہ اور ریاض الحدیث للنبات بابا جی کے لگائے ہوئے پودے ہیں جن کی آبیاری میں مولانا عبدالرحمن یوسف، پروفیسر عبید الرحمن محسن، حافظ عبید اللہ احسن، مولانا محمد رفیق زاہد، مولانا عنایت اللہ امین و دیگر اساتذہ کر رہے ہیں۔ اللہ کریم بابا جی کی کاوشیں قبول فرمائے۔ مذکورہ دینی اداروں کو شاد آباد رکھے۔ راقم نے بھی جنازہ میں شرکت کر کے اُن کو دیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔ اللہ کریم انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین!



### اہم احادیث

مرکزی جمعیت الہدیٰ پنجاب کے زیر اہتمام ”مقابلہ مضمون نویسی“ بعنوان ”عصر حاضر میں دینی مدارس کے طلبہ کی ذمہ داریاں“ میں مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ یکم فروری تھی۔ طلبہ کے اصرار اور بعض مدارس کے منتظمین کی درخواست پر اس تاریخ میں 15 فروری 2014ء تک توسیع کی جا رہی ہے۔ مقابلے میں شرکت کے خواہشمند اپنے مضامین 15 فروری 2014ء تک دفتر مرکزی جمعیت الہدیٰ پنجاب 106 راوی روڈ بنام محمد ابراہیم ظہیر (انچارج مقابلہ مضمون نویسی) بھجوا سکتے ہیں۔ باقی شرائط اسی طرح ہوں گی۔ مزید تفصیلات کیلئے 0333-8162580 پر رابطہ کریں۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی، ناظم دفتر پنجاب

### الاسلام ڈائری ۲۰۱۴ء

بجہ اللہ الاسلام ڈائری 2014ء چھپ چکی ہے اور اس کی ترسیل بھی جاری ہے۔ جن حضرات نے اشتہارات کا ذرا شاعت ارسال نہیں فرمایا وہ جلد بھیج دیں تاکہ ڈائریاں ارسال کرنے میں تاخیر نہ ہو۔ (شائقین آرڈر جلد بھیج دیں۔ شکریہ)

اہل حدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

042-37720257, 0321-6487892

0300-4478611

## شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف علیہ السلام

بابا جی کا وعدہ پورا ہو گیا

تحریر: جناب حافظ محمد شریف اشرف

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی، شیخ الحدیث حافظ محمد محدث گوندلوئی نے سنگ بنیاد رکھا، یہ کئی سالہ خواب کی تعبیر تھی۔

بابا جی نے ساری زندگی عوام میں گھل مل کر گزاری۔ راجوال اور دیگر علاقوں میں کلمہ توحید بلند کیا، لوگوں کو بدعات اور منکرات سے روکا، متعدد کتابیں بھی تصنیف کیں۔ خرافات، فلمی اشتہارات اور ایکٹرسوں کی تصاویر کی وجہ سے پوری زندگی اخبار گھر لے کر نہیں گئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث اوکاڑہ اور ساہیوال کے امیر بھی رہے اور ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران ساہیوال جیل میں قید رہے۔ وہاں درس قرآن بھی دیتے رہے۔ مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے جس کے انتظامات گھر پر کرتے۔ ایک حیرت انگیز واقعہ یہ کہ مولانا کی شادی لگی خالہ کی بیٹی سے ہوئی، نکاح خواں ولی کامل شاہ عبدالرحمن (جو ہزاروں احادیث کے حافظ) تھے۔ حق مہر میں سورہ نور باندھی کہ اپنی بیوی کو سورہ نور کا ترجمہ اور تفسیر پڑھانا، جس پر عمل کیا گیا۔ معلومات میں روزانہ تقریباً تین پاروں کی تلاوت فرماتے، جمعہ کو باقاعدہ سورہ کہف پڑھتے، سورہ نوح کی آخری آیت کریمہ صمدی کے بعد طلوع آفتاب تک لازماً پڑھتے۔ متعدد مقامات پر مساجد بھی تعمیر کروائیں، وہ سال ہا سال تدریس میں مشغول رہے۔ بیسیوں مرتبہ بخاری شریف پڑھائی، اُن کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ خوبصورت لائبریری میں ہزاروں کتابیں موجود ہیں جس کا افتتاح بھی خود انہوں نے کیا تھا۔ مولانا مرحوم کے چار بیٹے مولانا عبداللہ سلیم مرحوم، مولانا عبدالرحمن یوسف، پروفیسر عبید الرحمن محسن جو اس وقت مدرسہ کے ناظم ہیں۔ حافظ عبید اللہ احسن اور ماشاء اللہ چھ بیٹیاں تھیں جو اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ بابا جی اکثر طلباء کی مالی امداد اور

راقم الحروف جب بھی شیخ الحدیث ولی کامل بابا جی مولانا محمد یوسف (راجوال) کی زیارت کیلئے حاضری دیتا تو بابا جی وعدہ لیتے کہ جنازہ میں آؤ گے تو پھر فرماتے: میرا نام لے کر دعا کرنا کہ یا اللہ! (یوسف کو معاف کر دے)۔ اگر کبھی حاضری میں تاخیر ہو جاتی تو برادر محترم عبید الرحمن محسن سے فون کرواتے، حاضر ہونے پر دونوں ہاتھ اور داڑھی چومتے رہتے اور فرماتے کہ یہ شرک نہیں۔ ایک مرتبہ دوسروپے بھی عنایت فرمائے جو میں نے لفافہ میں بند کر کے تاریخ اور وقت لکھ کر بطور یادگار رکھے ہوئے ہیں۔ بابا جی محی الدین لکھوی نے جو سہ حرفی منظوم (نیکیاں کمالے جہاں نال جاوٹاں) لکھی اور میرے برادر محترم مولانا محمد امین لکھوی نے شائع کروائی تھی، مجھ سے پیش منگوائی اور سنانے کو کہا، اس دوران زار و قطار روتے رہے اور یہ بھی دعا فرمایا کرتے تھے کہ میری موت کی وجہ سے کسی کو پریشانی نہ ہو، یہ بھی قبول ہو گئی۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ کی رات کو سخت بادل چھائے ہوئے تھے لیکن دن کے وقت موسم خوشگوار ہو گیا۔ وصیت کے مطابق ان کے صاحبزادے مولانا حافظ عبدالرحمن یوسف نے رقت آمیز انداز میں نماز جنازہ پڑھائی۔ دوسری مرتبہ پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں نے پڑھائی۔ ہزاروں علماء کرام، شیوخ، حفاظ کرام (طلباء) اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ بابا جی ہندوستان میں مشرقی پنجاب کے ضلع فیروز پور گاؤں چک سومیاں (اعوان) میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا اسم گرامی کمال دین اور دادا فضل حق تھے۔ یہ نیک سیرت گھرانہ تھا۔ انہوں نے پاک باز اساتذہ مولانا عطاء اللہ لکھوی، مولانا نیک محمد، مولانا محمد حسین ہزاری، مولانا عبدالرشید بھوجیانی اور دیگر سے تعلیم حاصل کی۔ تحقیقی مسائل سے بھی انہوں نے ہمیشہ شغف رکھا۔ ۱۹۴۴ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں والد محترم کے نام پر جامعہ کمالیہ دارالحدیث کا اجراء کیا۔ شیخ الحدیث

اس کے جھوٹے اور فاجر اہل عقل ہونے کی واضح علامت ہے۔  
 ⑤ ہر نبی کا نام مفرد ہوتا ہے۔ مثلاً آدم، نوح، ابراہیم، اسماعیل موسیٰ اور عیسیٰ وغیرہ، مگر آں موصوف کا نام ”غلام احمد“ مرکب ہے۔

⑥ ہر نبی وہی بات کہتا ہے جو اسے اللہ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔ اللہ کے نبی جو پیش گوئی کریں وہ پوری ہوتی ہے۔ مگر مرزا غلام احمد کی بد قسمتی کہ ان کی ایک بھی پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ انہوں نے جو بھی پیش گوئی کی اس کی وجہ سے رسوا اور شرمندہ ہی ہوئے۔

⑦ اللہ کے نبی دنیوی مال و دولت بطور وراثت چھوڑ کر دنیا سے رخصت نہیں ہوتے۔ اگر وہ کچھ مال چھوڑ جائیں تو وہ امت کے لئے صدقہ ہوتا ہے جبکہ ادھر یہ حال ہے کہ مرزا صاحب کی جائیداد ان کے اہل خانہ میں تقسیم ہوئی۔

⑧ اللہ کے نبیوں کی ایک روایت یہ چلی رہی کہ وہ جہاں فوت ہوئے ان کی تدفین بھی اسی جگہ عمل میں لائی گئی۔ ادھر دنیا جانتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات لاہور میں اور تدفین قادیان میں ہوئی۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے سچے رسولوں اور نبیوں والی ایک بھی علامت مرزا غلام احمد قادیانی میں نہیں لہذا وہ اپنے دعوے میں یقیناً جھوٹا ہے۔

اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا  
 الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه (آمین)

## توجہ فرمائیں

السلام علیکم ورحمة اللہ!

کچھ عرصہ سے دیکھا جا رہا ہے کہ ہمارے شہری و ضلعی ذمہ دار حضرات سعودی جامعات میں داخلے اور سعودی حکومت کی طرف سے پاکستان میں تقرری کیلئے بلاتردد سفارشی خط مرکز کے نام جاری کرتے ہیں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس فرد کو تزکیہ جاری کریں جن کو آپ ذاتی طور پر جانتے ہوں اور ان کی جماعتی پوزیشن اور تعلق بھی واضح ہو۔ والسلام

پروفیسر ساجد میر

ایمر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

## جھوٹے نبی کی چند واضح نشانیاں

جناب ابوہریرہؓ عید الفتنی سعیدی

سے علمی استفادہ کیا۔ مولوی فضل الہی خنی ساکن قادیان، مولوی گل علی شاہ (شیعہ) مولوی میر حسن سیالکوٹی اور مرزا غلام مرتضیٰ ان کے اساتذہ میں سے ہیں۔

① احادیث مبارکہ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ہر نبی نے دنیا میں بکریاں بچھرائیں اور میں بھی اجرت پر اہل مکہ کی بکریاں چراتا رہا۔

مگر مرزا صاحب نے کبھی بکریاں نہیں چرائیں۔

② کوئی نبی اخلاقی گراوت اور مجرمانہ حرکت کا مرتکب نہیں ہوتا، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے احوال جو کہ خود اس کے خاص الخاص مریدوں نے لکھے ہیں اور یہ کتابیں اب بھی دستیاب ہیں، ان میں مرزا صاحب کی اخلاقی گراوت اور مجرمانہ حرکتوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

③ کوئی نبی مرحلہ وار نبوت کا دعویٰ نہیں کیا کرتا۔ جبکہ مرزا کاذب نے کبھی سلمان فارسیؑ ہونے کا، کبھی حسنؑ حسینؑ علیؑ ہونے کا، کبھی ذوالقرنین ہونے کا، کبھی حجر اسود، کبھی بیت اللہ، کبھی آدم، کبھی خدا اور کبھی خدا کا بیٹا ہونے کا اور بالآخر رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ بھی

اہل اسلام کے اجتماعی عقیدہ کے مطابق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے ذریعے قصر نبوت اور سلسلہ نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ آپ کے بعد اب قیامت تک کسی نبی یا رسول کی نہ تو ضرورت ہے، نہ ہی کوئی رسول یا نبی آئے گا۔ باقی رہا روح اللہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قبل از قیامت آسمان سے نزول تو آپ نبی کی حیثیت سے نازل نہیں ہوں گے بلکہ وہ شریعت محمدی اور تعلیمات محمدیہ ہی کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کریں گے۔

اہل علم نے ختم نبوت کے سلسلے میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے اس قدر دلائل مختلف کتابوں، رسالوں اور مضامین میں جمع کر دیئے ہیں کہ انہیں پڑھ کر اس عقیدے کی پختگی اور صحت پر مکمل اطمینان ہے۔ الحمد للہ رسول اکرم ﷺ کے بعد جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، ان میں سے برصغیر پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام بہت نمایاں ہے۔ علمائے کرام نے مرزا کی زندگی میں ہی اس کی خوب خبر لی۔ تقریر، تحریر، مناظرے اور مباحثے ہر انداز سے اس کے کذب کو واضح کیا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

مرزا کے دجل و کذب کے لئے علمی اور تفصیلی دلائل کی کچھ کمی نہیں تاہم بعض ایسی واضح نشانیاں اور علامات ہیں کہ ان کی روشنی میں برملا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوئے نبوت میں یقیناً کاذب تھا۔

## مرزا قادیانی کے کذب کے دلائل

① دنیا میں کوئی نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا جبکہ مرزا صاحب نے بہت سے لوگوں کی شاگردی اختیار کی اور ان

## شانِ اہلبیت و شانِ صحابہؓ پر وگرام

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل سیالکوٹ کے زیر اہتمام عظیم الشان شانِ اہلبیت و شانِ صحابہؓ پروگرام تحصیل کی مختلف مساجد میں ضلعی امیر ملک محمد منیر اعوان کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔ تمام پروگرامز میں مقامی علماء کرام کے ساتھ جماعت کے نامور علماء کرام نے خطابات فرمائے۔ ان تمام پروگراموں کی کامیابی تحصیل سیالکوٹ کی قیادت کی محنت اور احباب جماعت کے تعاون کا نتیجہ ہے۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

## اہل بیت و شانِ اہلبیت

15 دسمبر بروز اتوار مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں A.S.F کا اجلاس محمد متین کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں سید تقیم شاہ (جنرل سیکرٹری A.S.F پنجاب) نے خصوصی شرکت کی۔ دیگر کارکنان میں صفوان احمد فاروقی (جنرل سیکرٹری A.S.F لاہور)، عبدالرافع عاجز، سفیان عارف، افضل جٹ، عمر فاروق خان و دیگر کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ساتیوں کی مشاورت سے عمر فاروق خان کو A.S.F شاہدہ کا صدر اور طلحہ طاہر کو رچنا ٹاؤن کا صدر منتخب کیا گیا۔

## اہل بیت و شانِ صحابہؓ کا نفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کے زیر اہتمام 7 دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہلحدیث ڈھلے والی میں اہل بیت و شانِ صحابہؓ کرام کا نفرنس کا انعقاد ہوا۔ صدارت امیر ضلع سیالکوٹ ملک محمد منیر اعوان نے کی۔ کانفرنس سے ناظم تحصیل سیالکوٹ قاری عبدالغفور سلفی، حضرت مولانا اکرم زاہد بھٹوی، حضرت مولانا امامان اللہ مجاہد و دیگر علماء کرام نے خطابات فرمائے۔ منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

## بابائے اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ خٹکے عالی کا ماہانہ اجلاس 26 دسمبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر زیر صدارت مولانا سید محمد بلال طاہر جامع مسجد قباء اہل حدیث چک پوریاں میں منعقد ہوا۔ جس میں علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ علامہ اعجاز احمد رحمانی نے خطاب کیا اور آخر میں مولانا محمد یسین کے والد مولانا محمد عظیم مرحوم (آف چک پنڈی) اور مولانا محمد اختر عاجز کے سر (مرحوم) کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ منجانب: قاری محمد تقیم احمد ناظم حلقہ تھانہ خٹکے عالی

## منزل کی تمنا ہے تو کربہ مسلسل..... خیرات میں جہ و دستار نہیں ملتے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی سببانی وفد، لاہور، لاہور پورہ

کہ علمائے کرام اور خطبائے عظام اپنی دعوت اور پیغام کو موثر بنائیں۔ قول و فعل میں تضاد ختم کریں۔ حافظ محمد تقیم سلفی نے اہلحدیث یوتھ فورس کا منہج بیان کیا اور مولانا مبشر احمد مدنی نے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کا منشور بڑے احسن انداز میں پیش کیا۔ امیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب کی جماعتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور جماعتی پالیسیوں کو سراہتے ہوئے جماعت کا پیغام علمائے کرام تک پہنچایا جس کو حاضرین نے بہت سراہا۔

حافظ محمد باہر سلفی نے اطاعت امیر کے موضوع پر بہت اچھی گفتگو کی اور امیر ضلع حافظ عبدالباسط شیخوپورہ کی دونوں رات جماعتی ترجمانی کرنے پر حاضرین کو آگاہ کیا۔ حافظ عبدالباسط شیخوپورہ امیر ضلع شیخوپورہ نے ضلع اور شہر شیخوپورہ کی سطح پر جماعت کو منظم کرنے پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ ہماری جماعت سیاسی پلیٹ فارم پر اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ، انہوں نے اہلحدیث یوتھ فورس اور مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل شیخوپورہ کے امیر اور ناظم تحصیل کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں زبردست انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔

آخری خطاب سے پہلے حافظ محمد عمران تمیم تشریف نے A.Y.F کے جوانوں کو نظم و ضبط کی پابندی کرنے اور نفاذ اسلام کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھنے پر زور دیا۔ آخر میں امیر ضلع حافظ عبدالباسط شیخوپورہ کی دعائے خیر سے اجلاس کا اختتام ہوا۔

## سید القاسمی اجتماع

اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام جامعہ محمدیہ المعروف درس گو کے والا چوک گہنال قصبہ نور شاہ میں 11 جنوری 2014ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ مولانا ثناء اللہ ضیاء، قاری محمد شبیر انجم، حافظ عبدالجبار زاہد، مولانا بشیر احمد ظفر امیر تحصیل ساہیوال اور حضرت مولانا احمد یار صدیقی ضلعی ناظم نے خطابات کیے۔ رپورٹ: حافظ عبدالمتین صدر A.Y.F حلقہ نور شاہ ضلع ساہیوال

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل شیخوپورہ کے زیر اہتمام علماء تربیتی کنونشن مورخہ 30 دسمبر 2013ء بروز سوموار بوقت 11:30 صبح بشیر بیلز ہال لاہور روڈ شیخوپورہ میں زیر امارت پروفیسر حافظ ثناء اللہ امیر تحصیل شیخوپورہ منعقد ہوا۔ کنونشن کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت حافظ غلام مرتضیٰ نے حاصل کی۔

کنونشن میں شرکت کیلئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد تقیم بٹ خصوصی طور پر تشریف لائے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا منشور ملک میں قرآن و سنت کے نفاذ کا منشور ہے۔ ہمارا منشور ایک فلاحی اور سماجی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ملک سے فرقہ واریت کا خاتمہ چاہتی ہے۔ ہم امن و بھائی چارے کی دعوت دے رہے ہیں۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے منشور کو علمائے کرام کے سامنے بڑے موثر انداز میں پیش کیا اور فرمایا کہ جماعت ہر میدان میں قرآن و سنت کے مطابق اپنا کردار ادا کرتی رہے گی اور ہم امیر محترم پروفیسر ساجد میر صاحب کی قیادت میں ملک میں قرآن و سنت کے نفاذ تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

تلاوت کے بعد مولانا عبدالستار انجم ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل شیخوپورہ نے ”مرتبہ اعظمی“ (صحابہ کرامؓ کی تربیت شاندار انداز میں کی) کے موضوع پر بیان کیا۔ پھر مولانا حقانی صاحب نے ”علمائے کرام کی ذمہ داریاں کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی۔ کنونشن کی دو نشستیں تھیں۔ دوسری نشست نماز ظہر کے بعد شروع کی گئی۔ نماز ظہر پنڈال میں فضیلۃ الشیخ مولانا مبشر احمد مدنی ناظم مالیات پنجاب نے پڑھائی۔ مولانا مبشر احمد مدنی نے نماز کے بعد بشیر بیلز کی انتظامیہ، حاجی محمد سعید سالک چوہان کے والد مرحوم کے درجات کی بلندی اور بشیر بیلز کی خیر و برکت کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ نماز ظہر کے بعد دوسری نشست کا آغاز کیا گیا۔ امیر تحصیل پروفیسر حافظ ثناء اللہ صاحب نے کہا



# اخبار الجماعة

تقریری اجلاس

## صحافیوں کے اعزاز میں دعوت

منجانب:- محمد سرفراز حسن گوجرہ

## وی بی ایل آر ہائے

## درخواست دعاء صحت

عبدالرحمن عظیم مغل ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سٹی

## سیرت النبی کا انفرنس

افتتاح مسجد

فیصلہ: شعبہ خدمت + شعبہ نشر و اشاعت، بیت المال کو مزید فعال کرنے پر زور دیا گیا اور ہفت روزہ اہل حدیث کو جاری کروانے پر تفصیلی گفتگو و مشاورت ہوئی۔ 18 جنوری بروز ہفتہ پریس کلب میں ہونے والے سیرت النبی میمنہ کی کامیابی کیلئے مشاورت ہوئی۔ احباب نے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ صوفی عبدالرحمن کی دعا اور مرکز منہاج الاسلام کی طرف سے ضیافت سے اجلاس ختم ہوا۔

### ضرورت رشتہ

بہن عمر 26 سال، تعلیم M.A اسلامیات، ذات جٹ، مسلک اہل حدیث، رہائش: گوالڈی ریلوے روڈ کیلئے رشتہ درکار ہے۔ فون: 0323-4020253

عبدالستار حماد، مولانا یوسف گوہر، مولانا محمد ادریس اثری اور عتیق الرحمن عزیز کے علاوہ بڑی تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

رانا محمد فاروق ناظم نشر و اشاعت ساہیوال شہر

0312-6902343

### انتقال پر مال

پچھلے دنوں حافظ عثمان احمد سلفی فاضل مدینہ یونیورسٹی ایم فل سکالرشپ والدہ محترمہ طویل علالت کے بعد گوجرانوالہ میں انتقال کر گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ سلفی صاحب نے خود پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام، سیاسی رہنما، کارکن، طلبہ اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ نیک سیرت، صوم و صلوة کی پابند اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ ادارہ جہاں مرحومہ کی مغفرت تادمہ اور بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے وہاں جملہ پسماندگان کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

### ملک سکندر حیات ذکی و حیدر

ملک سکندر حیات ذکی ناظم جڑانوالہ کے والد محترم 18 جنوری کو انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا عبدالرشید جاجڑی صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سیاسی و سماجی رہنما اور تاجران کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم:- عبداللہ عبد بلوچ، جڑانوالہ

● مرکزی جمعیت الحمدیہ ضلع ساہیوال کے سرپرست اور سابق امیر ضلع حکیم محمد رفیع 23 جنوری کو قضاۃ الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ وصیت کے مطابق ان کے بیٹے مولانا عزیز الحق نے آبائی گاؤں کسوال میں پڑھائی۔ مرحوم انتہائی منسا اور دیندار شخصیت تھے۔ شرکاء جنازہ میں مولانا احمد یار صدیقی، حاجی محمد شریف قاسم، قاری نذیر احمد، مولانا

### جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مالوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

خطبات کے لیے تنظیم تہذیبیت خطبات مولانا محمد حنیف ربانی کے عظمت صحابہ پر دیئے گئے خطبات کا مجموعہ

## خطبات عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم

خطیب مولانا محمد حنیف ربانی صاحب ترتیب و تخریج حافظ عبدالرزاق اعظم مدظلہ العالی

ناشر دار الخلود محلہ سلامت پورہ لیٹن پارک موٹی ضلع گوجرانوالہ 0306-3318129, 0333-8257302

### طب یونانی میں علاج کا ۲۵ سالہ تجربہ

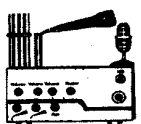
موثر، بے ضرر اور قیمتی جڑی بوٹیوں سے (بفضل اللہ تعالیٰ) مجرب، کامیاب اور شافی علاج امراض معدہ و جگر، مردانہ و زنانہ بانجھ پن، ذیابیطس اعصاب اور جوڑوں کا درد۔ دوسرے شہروں کے لیے ادویات بندریہ یا ریل کا انتظام ہے۔

ملاقات کا وقت صبح 1۱ بجے شام ۵ بجے

رابطہ: طلحہ واخانہ، مین مسکین پورہ روڈ مغلیہ لہور

حکیم عبدالرشید (گولڈ میڈلسٹ) 0321-8804460

Al-Fatah Loud Speaker Amplifier



پروڈیوسر محمد عثمان

الفتح ایسٹریو فائبر لاؤڈ سپیکر

نیو ایسٹریو فائبر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایسٹریو فائبر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیاں چوک نزد ڈسٹریکٹ کالج گوجرانوالہ

# مسک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فوکر ٹرنگلین خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ زیر تقسیم ہے۔

(1) کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ (ایک سوال کی 10 شکلیں)

(2) نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت

(3) اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام

(4) نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات

(5) اثبات رفع الیدین

(6) سورہ فاتحہ خلف الامام

(7) آمین بالجہر کا ثبوت

ملک کی تمام مساجد اہل حدیث کے متعلقین اور دینی اداروں کے سربراہان مذکورہ بالا مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد و مراکز میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ بہترین اور مؤثر ذریعہ ہے۔ (رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک)

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس صورت میں ڈاک خرچ بھی ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

## گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (دھڑ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک اور مشینڈ اور مختلف پیمائش اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739  
055-4213430

موساجد کے لئے خصوصی رعایت

U.P.S

مکمل ایمپلی فائر  
خود تیار کردہ  
دستیاب ہیں۔

## الکریم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل  
دراکٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

## اسرار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر  
ایڈوانسڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک اور مشینڈ اور مختلف پیمائش اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

0333-8294645  
055-4237974  
0312-7343693

حافظ آباد چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ



کیا آپ چاہتے ہیں کہ

عالمی شان  
بلد رنگ

احادیث زبانی یاد ☆ آخری تین پارے بمعہ ترجمہ ☆ ماہانہ بزم ادب  
نماز عشاء کے بعد ایک طالب علم کا اردو، انگلش میں حدیث بیان کرنا ☆ ماہانہ ٹیٹ  
رپورٹ + ذیلی رپورٹ سسٹم ☆ ہر طالب علم کا 4 سالہ تعلیمی ریکارڈ  
☆ ہر ماہ والدین کو سکول + حفظ کی تعلیمی ٹیٹ رپورٹ سے آگاہ کرنا  
☆ آڈیو لیب اور کمپیوٹر لیب کی سہولت ☆ لہجوں کے لیے پاکستان کے  
معروف قراء کرام کی خدمات

**سهولیات**

بہترین ہاسٹل اور جرنیٹر کی سہولت  
 معیاری کھانا ☆ سکول کی کتابیں ☆ علاج معالجہ  
 کیلئے ادارہ کا اپنا ہسپتال ☆ فیس اور  
 داخلہ فیس کے بغیر چار سالہ تعلیمی دورانیہ

❀❀❀ شرائط داخلہ ❀❀❀

بچہ پرائمری پاس ہو ☆ ناظرہ قرآن پڑھنا جانتا ہو ☆ حتمی داخلہ  
انٹری ٹیسٹ کے بعد کیا جائیگا ☆ داخلہ کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہوگا ☆ داخلہ  
فارم یکم فروری سے 25 فروری تک وصول کیا جائے گا ☆ 26,27  
فروری بروز بدھ، جمعرات، صبح 10 بجے انٹری ٹیسٹ منعقد کیا جائے گا  
2 مارچ بروز اتوار 11 بجے رزلٹ آویزاں کر دیا جائے گا ☆ صرف  
کامیاب طلباء کو داخلہ دیا جائے گا ☆ انٹری ٹیسٹ میں ناظرہ قرآن اور  
5th کلاس کے سلیپس کا حائرہ لیا جائے گا

# انتظامیہ بلال اسلامک سنٹر



Govt. Lic.  
3968



خدمات حج و عمرہ سروسز

بجائے تھیں

پرسکون حج و عمرہ کی سعاد حاصل کرنے کے لئے ایک با اعتماد نام

قرب ترین ایئر کنڈیشنڈ ہالٹس

علاقہ بھٹیل سب سے بڑا گروپ لے جانے والا ادارہ

کنفرم ایئر لائن ٹکٹ

عمروہ  
Govt. Lic 3968  
اداکر جئے

تمام ایئر لائنز کی

سستی ترین ٹیکسٹ فوری

حاصل کرنے کی مکمل زابطہ کریں

بہترین سروسز

ٹرانسپورٹ

بفضلہ تعالیٰ خدمت و سعادت کے کامیاب 21 سال

ایئر ٹکٹ کا وسیع تر تجربہ اور انتظام

یوم کے پُرکشش پیشگی

15 21 28

انٹرنیشنل ٹریولرز اینڈ ٹورز

کاروان الحدیبیہ

0300-4236407- 0333-4194280

0301-4966505- 056-3877266

بالمقابل یسٹرن ہینڈ سٹریٹ فاروق آباد

ہیڈ آفس

0321-0333-6662422

041-8557315

میںیاں سٹریٹ بالمقابل بی بی بنک سٹیٹ روڈ جہاں فضل آباد

برانچ آفس

0336-4110353 0334-4356170

0301-6414942 0301-6837566

زیر سپریم سٹریٹ بالمقابل علی میرج ہال منڈی موڑ دیپال پور روڈ قصبہ

برانچ آفس

ALHUNAIN PRINTERS FAROOQABAD 03324027740



A product of **BMA Pharma****BMA**  
Since 1952

# MAJOON KABEER (ZAFRANI)

لیجئے  
جسم میں تازگی و توانائی  
کی اک نئی لہر

## مجنون کبیر (زعفرانی)

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے  
اعصابی کمزوری، طبیعت کا جو جھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے  
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے  
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے  
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے  
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

**BMA Pharma (Herbal)**

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

**BMA**  
Since 1952



Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No  
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: [Weeklyahlehadith@yahoo.com](mailto:Weeklyahlehadith@yahoo.com)

WEBSITE : [www.ahlehadith.org](http://www.ahlehadith.org)

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv:042-37722876

**EARN HALAL, GROW HALAL**

Our success depends upon your success

**We Invite you**

to be a part of our global network



**50** in over  
countries



**GET A FRANCHISE OF  
DARUSSALAM**

**IN PAKISTAN**

Sialkot | Gujrat | Jhelum | Mirpur | Abbottabad | Bahawalpur | Sahiwal | Okara  
Qasoor | Sargodha | Gujar Khan | Muzaffarabad | Nawab Shah | Sakhar  
Quetta | Murree | Manangoora | Sawat

**ALSO AVAILABLE IN  
EUROPE, USA, AFRICA AND MIDDLE EAST**

**All Islamic items under one roof**

Islamic Books | Hijab | Hajj & Umrah Kits  
Non-Alcoholic Fragrances | Islamic Digital Devices

Mob: +92-334-0000423 | [franchise@darussalampk.com](mailto:franchise@darussalampk.com)